یادگار کلثوم

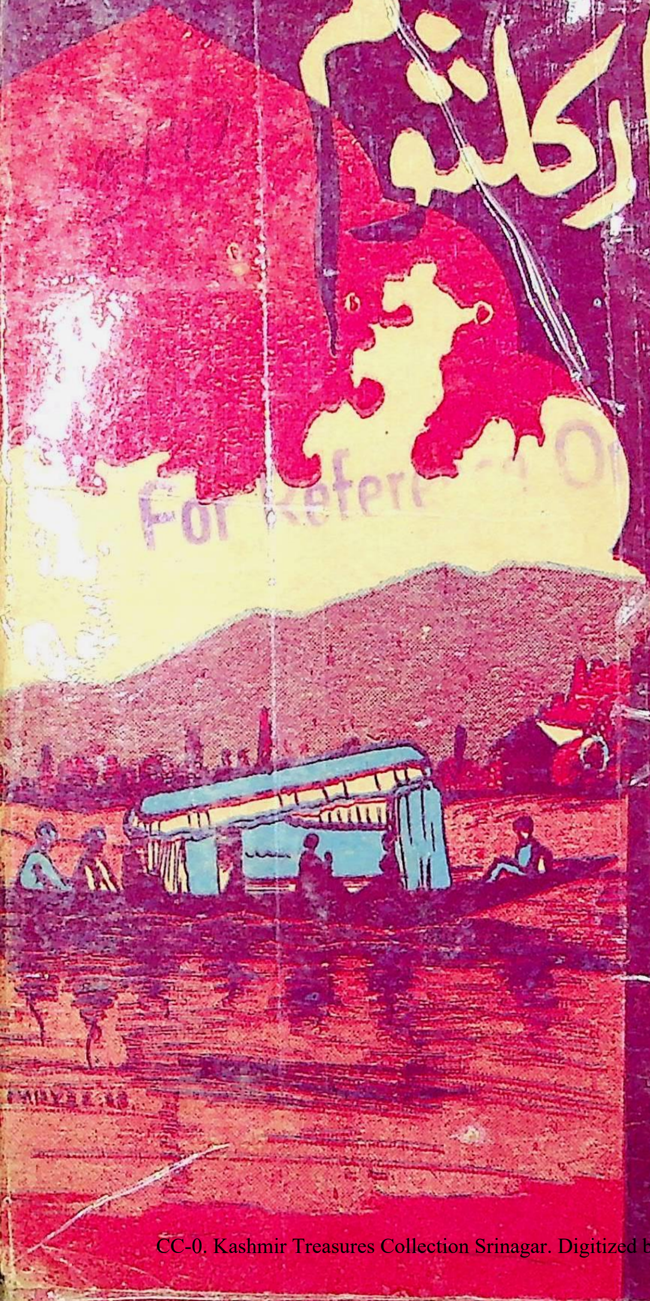

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈاکٹر سیدہ جعفری کی رائے

اس مختصر سے مجموعۂ کلام میں چند ایسے حیاتی اشارے، کچھ ایسی تجلیاں، جمالیاتی ادراک کا ایسا اظہار، ایسی رچی ہوئی رومانی فضا، اور احساس کی ایسی لطافت ملتی ہے جو ہمیں کچھ دیر کے لئے لطف اندوز ضرور کر دیتی ہے ..... شہزادی کلثوم کی شاعری میں بہت سی صحت مند علامات ملتی ہیں ..... کلثوم کی غزلوں پر کلاسیکی شاعری کی پرچھائیں پڑتی ہیں۔ اور ان کی نظموں میں عصر جدید کے میلانات کی عکاسی ملتی ہے ...... ہر جگہ ان کے شعری مزاج کی نفاست۔ شائستگی اور زبان و بیان کا ستھراپن اور پاکیزگی جھلکتی ہے ....

احساسِ غم نے ان کی غزلوں کو اثر انگیزی، تڑپ اور ایک المناک کسک عطا کر دی ہے ..... فکر و احساس کی اثر انگیز عکاسی کا کلثوم میں ایک خاص سلیقہ نظر آتا ہے ...... اشعار میں سادگی، روانی اور بے ساختگی موجود ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

J&K Academy Of Art Culture and Languages
Acc No 8729
Class No
Book No
Price
Date 2-6-82
LIBRARY

یادگار کلثوم

شہزادی کلثوم کا مجموعۂ کلام

مرتبہ

اکبر جے پوری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کتاب کی اشاعت میں
مالی امداد کے لیے
مرتب
اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
جموں و کشمیر
کا شکر گزار ہے

ناشر
نذیر جان پبلیکیشنز سرینگر

(جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ)

اس کتاب میں شائع شدہ مواد کی اکیڈمی پر کوئی ذمہ داری نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نسا

لایق نبود قطرہ بہ عمّاں بُردن
خار و خسِ صحرا بہ گلستاں بُردن
اما چہ کنم کہ رسمِ موراں باشد
پائے ملخے نزدِ سلیماںؑ بُردن

عقیدت واحترام کے ساتھ

خالدِ کشمیر
جناب بخشی غلام محمدؐ صاحب دام اقبالہ
کے نام

جنکے دورِ زرّیں میں تعلیم نسواں کو بیحد فروغ ملا

نیاز کیش ——— اکبر جے پوری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک سرسری نظر

عالیجناب نصیر الدین ہاشمی۔ حیدر آباد دکن

اس مجموعہ میں زیادہ حصہ غزلیات کا ہے۔ غزل کو بالفاظ دیگر تغزل کہا جاتا ہے اور جب تغزل کا اظہار ایک عورت کے زبان اور قلم سے ہو تو اس کی شان بھی کچھ اور ہو جاتی ہے یعنی کلام دو آتشہ بن جاتا ہے خصوصاً جب شاعر کے دل پر احساس غم کی فراوانی ہو تو کلام کی تاثیر دوبالا ہو جاتی ہے۔ المناکی اور اثر انگیزی بڑھ جاتی ہے۔ کلثوم کا کلام انھیں امور کا حامل ہے۔

کسی شاعر کے کلام کو جانچنے کے لیے کئی امور پر غور کرنا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً ندرتِ خیال، طرزِ ادا کی دلکشی و دلچسپی، کلام کی صفائی اور سادگی شگفتگی اور روانی، بے ساختگی، تخیل کی بلند پروازی، خیالات کا عمق اور گہرائی وغیرہ۔ ان امور کو پیش نظر رکھ کر کلثوم کے کلام پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں اس کی اچھی اچھی مثالیں ملتی ہیں۔

اردو کے تقریباً ہر شاعر کے کلام میں کم و بیش صوفیانہ خیالات ضرور ملتے ہیں لیکن جب کسی شاعر کو مذہبی شغف زیادہ ہوتا ہے تو صوفیانہ رنگ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ کلثوم کے کلام میں بھی یہ رجحان نظر آتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کلثوم کشمیر جنت نظیر کی پہلی اور غالباً اب تک واحد اردو شاعرہ ہیں
کشمیر کی فردوس منظر وادی، رشک ارم خیابان شعرا کے لیے جس قدر پرفضا
اور دلکش سماں پیش کرتی ہے وہ مخفی نہیں۔ جب کوئی شاعر اس ماحول میں
پرورش پائے اور نشوونما ہو تو ظاہر ہے اس کی شاعری فطرت کا ایک مرقع
بن جاتی ہے۔ شہزادی کلثوم نسوانی رسائل میں پہلی بار منظر عام پر آئیں،
اور ابھی ادبی دنیا میں اپنا مقام بھی نہ پاسکی تھیں کہ اللہ کو پیاری ہوگئیں
تاہم اتنے ہی عرصہ میں ان کے کلام کا جو ارتقاء ہوا ہے وہ قابل تعریف
اور لائق ستائش ہے۔ پھر جبکہ وہ پردہ نشین تھیں تنہائی کو پسند کرتی تھیں
ایک المیہ زندگی ان کو نصیب ہوئی، اسی زندگی کی عکاسی ان کی شاعری میں
جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ مجھے ڈاکٹر سیدہ جعفر کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے کہ:-

انھوں نے کوئی ضخیم دیوان اپنی یادگار میں نہیں چھوڑا لیکن اس مختصر
مجموعۂ کلام میں چند ایسے حسّیاتی اشارے، کچھ ایسی تجلیاں، جمالیاتی
ادراک کا ایسا اظہار، ایسی رچی ہوئی رومانی فضا اور احساس کی
ایسی لطافت ملتی ہے جو ہمیں کچھ دیر کے لیے متاثر ضرور کر رہی ہے۔"

مجھ جیسے عدیم فرصت کے لیے اس سے زیادہ اظہار خیال کے لیے
وقت نہیں کہ تفصیل کے ساتھ کلثوم کے کلام کا جائزہ لیا جائے۔ سیدہ اختر
صاحبہ بنگلوری، ڈاکٹر شکیل الرحمن صاحب اور ڈاکٹر سیدہ جعفر نے معلومات
آفریں تبصرے لکھے ہیں۔
آخر پہ چند شعر جو مجھے پسند آئے درج کیے جاتے ہیں:-

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ٹھہری ہے لامکاں سے گزر کر مری نگاہ
اب تو بتا کہ کیا کہوں حدِ نظر کو میں

جو سمجھ کے پاشکستہ مجھے کارواں نے چھوڑا
تو لپٹ لپٹ کے روئی میں غبارِ کارواں سے

ترے حُسن کی حقیقت مرے عشق میں ہے مضمر
مرا دل کبھی کم نہیں ہے تری بزم لامکاں سے

بے کسوں کی آہ بھی وہ آہِ پُر تاثیر ہے
آپ تو کیا آبدیدہ آپ کی تصویر ہے

میکدہ سے ترے میخوار کدھر کو آئیں   تو نے کعبہ سے پکارا کہ صنم خانے سے

نشانِ راہِ محبّت بنے ہیں دیر و حرم
یہیں سے راستہ ہے ان کے آشیانے کا

کلثوم مری دنیا دنیا نہیں جنت تھی   آغوشِ تصوّر میں جب وہ مہِ کامل تھا

اب لب زخم اُن سے تیرِ ستم
ایک کے بعد، دُوسرا بھی مانگ

میرا حالِ تباہ سُن لیجے!   یہ حکایت نہیں حقیقت ہے

کلثوم کا ایک شعر یہ ہے :-
مجھ کو تھی تیری یاد میں کلثوم   موت کب آ گئی خدا جانے
یہ شعر ان کی جوان مرگی پر کس طرح حقیقت بردار ہو گیا ہو وہ تعجب خیز ہے۔

۱۲- جولائی ۶۳ء ——— نصیر الدین ہاشمی
عابد روڈ حیدر آباد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تمہید

ازقلم عالیجناب ڈاکٹر شکیل الرحمٰن صاحب ایم ۔اے ۔ ڈی لیٹ
شعبۂ اُردو ۔ جموّں و کشمیر یونیورسٹی ۔ سرینگر

"شہزادی کلثوم نے شہرِ جنوں میں صرف ایک گہری سانس لی ہے ۔ کمسنی کی موت سسکتی چاہت کی موت ہے ۔ وہ قصّۂ خونِ جگر نہ لکھ سکیں ۔ ان کی یہ تخلیق صرف ایک تبسّم رنگیں ہے ۔ کسی نامکمل مجسّمہ کو دیکھتے ہوئے ذہن ادراک کی مدد سے تکمیل کا احساس دلا دیتا ہے ۔ شہزادی کلثوم کے اس مجموعہ کا مطالعہ کرتے ہوئے شعور خلش اور اضطراب سے آگاہ بھی کرتا ہے اور طلسم کا نصف خاکہ بھی مرتّب کر دیتا ہے ۔ یہ "الاپ" سے استھائی نہیں ہے لیکن "الاپ" سے ہیجانات (Impulses) استھائی کے پھیلاؤ کو محسوس کرا دیتے ہیں ۔ اس مجموعہ کی غزلیں اور نظمیں چند راہوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں ظاہر ہے کہ یہ راہیں اور یہ اشارے شہزادی کلثوم کی جذبی اور داخلی اقدار اور تمناؤں کا حاصل نہیں ہیں ۔ مجھے یہ اشارے پسند آئے اور یہ راہیں روشن نظر آئیں ۔ جمالیاتی مسرّت (Aesthatic Pleasure) کے لیے شہزادی کلثوم کے یہ لمحاتی تجربے قابلِ غور ہیں ۔

مایوسیوں نے حسرت و ارماں مٹا دیے   کیسا یہ گھر بھرا ہوا ویران ہو گیا!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میرا حالِ تباہ، سُن لیجے ۔۔۔ یہ حکایت نہیں حقیقت ہے

اب تک ہے میرے دل میں وُہی حسرت آرزو
بھولی نہیں ہوں آپکی پہلی نظر کو میں

سر اُٹھا تھا ابھی نہ سجدے سے ۔۔۔ سامنے ان کا آستانہ تھا

اے غمِ عشق مانگنے والے ۔۔۔ اک دلِ درد آشنا بھی مانگ!
ابتدا جس کی موت ہے اے دل ۔۔۔ اس محبت کی انتہا بھی مانگ!

مرنا نہ میرا مرنا، جینا نہ میرا جینا
پھر کیوں گِنا رہا ہے کوئی مری خطائیں

اب حکم ہو تو ختم کروں اس سفر کو میں ۔۔۔ طے کر چکی ہوں عرصۂ شام و سحر کو میں
دستِ خزاں میں دیکھ کے گلہائے تر کو میں ۔۔۔ کر دوں نہ چاک دامنِ بادِ سحر کو میں
پردہ میں کائنات کے دھوکہ نہ دیجئے ۔۔۔ پہچانتی ہوں خوب فریبِ نظر کو میں

شہزادی کلثوم زندگی کے جلتے ہوئے لمحات سے دور چلی گئیں لیکن اُن کے کلام میں اِن کا سایہ موجود ہے۔ پُر اسرار کرب کی آسودگی کی کوشش میں انفرادیت کا نقش جم جاتا ہے۔ اس ادھورے چاند میں پرچھائیں کو دیکھ لینا مشکل نہیں ہے۔ کلاسیکی تجربوں کے تصادم میں شدّتِ احساس اور جذباتی فکر کا مطالعہ خلّاقانہ توانائی اور اقدار کے نکات کا مطالعہ ہے روایت، نئے تجربوں کی رومانیت کی زمین بھی ہے۔ نئے ذہنی عوامل اور محرکات، روایت اور کلاسکیت کے عطر کے بغیر لازوال اشاروں کو جنم نہیں دے سکتے۔ روایت ایک پھیلے ہوئے اور گہرے نظامِ فکر کا نام ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُردو کی روایتی شاعری میں جو کائناتی روح ہے۔ جو فکری اور جذباتی میلانات اور محرکات ہیں اور اس شاعری سے جو اندرونی زرخیزی ہوئی ہے۔ ان تمام باتوں کو نظر انداز کرکے اسے "گل و بلبل" کی شاعری سے تعبیر کیا جاتا ہے جدید حقیقت نگاری کے تصوّر نے فریب نظر، ابلاغ تخیل اور جذبات کی گہرائی اور گیرائی کو جس طرح نظر انداز کیا ہے اس کی مثال آرٹ کی تاریخ میں کہیں اور نہیں ملتی۔ "حقیقت نگاری" آرٹ کے رموز و علائم کو سمجھ نہ سکی اور بھاگتے لمحوں کے تیز دھاروں سے داخلی اقدار کو بھی تراشنے لگی۔ بات بہت معمولی ہوئی اور وہ یہ کہ منطقی اور استدلالی فکر کے مطابق "زمانہ" کی تراش خراش ہوئی اور جذباتی فکر کے دام سے زمانہ نکل گیا۔ اُردو کی کلاسیکی شاعری مختلف انداز فکر Attitudes کا آئینہ خانہ ہے۔ طرز احساس کا مطالعہ نہیں ہوا ہے ورنہ جمالیات کی وسعت کا اندازہ ضرور ہو جاتا۔ ذوق، وجدان اور جذباتی فکر نے ان گنت فضاؤں کی تشکیل کی ہے۔ نہ درتہ داخلیت نے ذہنی زندگی اور احساس و شعور کی اندرونی تاریخ مرتب کی ہے۔ میر غالب اور اقبال نے حقیقتوں کی جذباتی بازآفرینی کی ہے۔ ان تین شاعروں نے صدیوں کی روایتوں میں تین علیحدہ روشن میناروں کو نصب کیا ہے۔ ان کے علاوہ چند اور اہم نام لیے جاسکتے ہیں ان تمام کلاسیکی شعراء نے رموز و علائم اور جن اشاروں کی تخلیق کی ہے ان میں ابدیت اور ہمیشگی ہے۔ دروں بینی، شخصیتوں کی حرکتیں، ذہنی کیفیات اور واردات، تخیل، وجدان اور جذبات کے گہوارے ــــــ اُردو شاعری کی شریعت میں ان ہی تمام باتوں کا ذکر ہوگا۔ اِس شریعت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

J&K Academy Of Art Culture & ... Acc No ... Price ... Date ... LIBRARY

کو داخلی طور پر جذب کیے بغیر کوئی جدید شاعر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ کلاسیکی اسالیب اور کلاسیکی علامیت اندرونی جذبہ میں رچی بسی ہوئی ہے اظہار کی قدر (The Values of Expression) کا تصور ان کے بغیر ممکن نہیں ہے ــــ شہزادی کلثوم اس شریعت کے آداب سے واقف ہیں کلاسیکی روایتوں کی روشنی حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ تجربوں کو تخئیلی اور وجدانی رنگ میں نمایاں کرتے ہوئے "حقیقت" سے زیادہ "شعریت" کا خیال رکھتی ہیں۔ غالب اور اقبال کی فکر اور وجدان نے انھیں زیادہ متاثر کیا ہے۔ کم سن ذہن کو خصوصاً اقبال کی جذباتی اور ذہنی نظام سے جو روشنی ملی ہے اسے "حکیمانہ نکات" اور "انقلاب اندر شعور" کے پس منظر میں دیکھنا یقیناً ظلم ہوگا۔ ہاں یہ ضرور دیکھیے کہ اس کمسن اور معصوم نظر کو جو بصیرت ملی ہے اس سے کتنے نازک لطیف اور گہرے اشارے پیدا ہوئے ہیں اور رومانی رجحان Romantic Attitude) کس طرح اُبھرا ہے (شہزادی کلثوم کا رومانی اور جمالیاتی رجحان ابہام کے پیکر نہیں تراشتا۔ نئی اجنبی تشبیہوں کی تخلیق بھی نہیں کرتا اسے فلسفہ اور منطق سے بھی دلچسپی نہیں ہے۔ اس عمر میں یہ سب ممکن بھی نہیں تھا۔ اس رجحان میں روایت اور جدّت کا احساس ہے۔ تہذیبی اور تمدنی اقدار اور تصوّرات سے دلچسپی ہے۔ تخئیلی ہیئت کو کچّے اور پختے تجربوں اور جذبوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش ہے۔ اس رجحان میں ایک روح مضطرب اور بے چین نظر آتی ہے۔ خلش و تپش، شوق و آرزو تلاش و جستجو، حیرت اور بے خودی، امید اور اعتماد، حوصلہ اور ضبط

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(ایک دائرے میں کئی چھوٹے چھوٹے دائرے ملتے ہیں)

کعبہ نہیں کلیسا نہیں دیر بھی نہیں — پھر کیا سمجھ رہی ہوں کہ رہگذر کو میں
تعبیر اس کی حشر ہے کس کو خیال تھا — اتنا اہم نہ سمجھی تھی خوابِ سفر کو میں
ٹھہری ہے لامکاں سے گزر کر مری نگاہ — اب تو بتا کہ کیا کہوں حدِ نظر کو میں

خار و گل ہی میں الجھ کر رہ گئی میری نظر
کب یہ ہم آہنگیٔ سود و زیاں سمجھی تھی میں
اب جو دیکھا خود مری ہستی میں پردہ دار ہو
تابشِ تنویر ہی کو درمیاں سمجھی تھی میں!
حاصلِ کون و مکاں ہے ربط و ضبطِ حسن و عشق
یہ حسابِ دوستاں در دل کہاں سمجھی تھی میں

جو سمجھ کے پا شکستہ مجھے کارواں نے چھوڑا — تو لپٹ لپٹ کے روئی میں غبارِ کارواں سے
ترے حسن کی حقیقت مرے عشق میں ہے مضمر — مرا دل بھی کم نہیں تری بزمِ لامکاں سے

اے عقل دور باش کہ ہے منزلِ شہود
آئینۂ خیال کو حیراں کئے ہوئے
مٹتی ہے آج عہدِ گلستاں کی یادگار
پھر شاخِ گل ہے برق کو مہماں کئے ہوئے

ہر قطرہ ہے تلاطمِ دریا کی یادگار — ہر ذرہ ہے نمودِ بیاباں لئے ہوئے
اللہ رے دعائے لبِ زخم کا اثر — وہ خود ہی آرہے ہیں نمکداں لئے ہوئے
محو تھی تیری یاد میں کلثوم — موت کب آگئی خدا جانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(شہزادی کلثوم کی شاعری کی عمر اُن کی اپنی عمر سے اتنی کم ہے کہ صورتِ معنیٰ کا ارتقاء کا کوئی خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ غالباً اس شاعری کی عمر صرف پانچ سال ہے۔ یہ صرف ایک اشارہ ایک ادا، ایک پیکر ہے۔ یہ پہلا زینہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ صرف ایک تبسم اور ایک گہرا نقش ہے۔)

کلثوم ریاست جموں وکشمیر کی پہلی اردو شاعرہ ہیں اور شاید اس وقت تک آخری بھی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ انہیں ادبی ماحول اور ادبی محفلوں اور مشاعروں سے استفادہ کا کبھی موقع نہیں ملا۔ رسالہ "عصمت" اور "خاتونِ مشرق" کی ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۷ء کی جلدوں میں ان کی نظم و نثر کا کچھ حصہ شائع ہوا ہے اور بس۔ ایک پردہ نشین، تنہائی پسند اور دُکھی خاتون کا یہ کلام کیا اہمیت رکھتا ہے اسے محقق اور ناقد اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کلثوم ایک المیہ کردار کا نام ہے۔ گھریلو زندگی میں بھی اور ادبی زندگی میں بھی۔ کشمیر کی ایک پردہ نشین عورت نے شاعری اور نثر نگاری کو المیات (Tragedy) سے گریز کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ یہ "گریز" خود ایک مکمل اشارہ ہے۔ ٹریجڈی کا حُسن اور المیہ کا جمال اسی گریز سے ظاہر ہوا ہے۔ عمل پیہم، جدّوجہد، کشمکش، اعتماد اور حوصلے کی باتیں اسی المیہ شعور (Tragic Consciousness) سے آئی ہے۔ المیہ شعور جب آرٹ کا سہارا لیتا ہے تو اس کی پہچان وہاں اچھی طرح ہوتی ہے جہاں وہ اہم اخلاقی نکات اور کردار کے جوہر کی دریافت کرتا ہے۔ شہزادی کلثوم کی شاعری میں اس پہلو کی پہچان مشکل نہیں ہے ہلکے ہلکے تصادم میں بھی المیات کے جمالیاتی جوہر کی چمک نمایاں ہے

—

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آرٹ کے سہارے کے بعد المیہ شعور المیات کے خوف (Tragic Fear) سے بہت دور ہو جاتا ہے۔ شاہزادی کلثوم کی شاعری میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جہاں تصادم عمل پیہم اور اعتماد اور حوصلے سے دلچسپی لیتے ہوئے شاعرہ اس خوف سے بے خبر ہو گئی ہے۔ شہزادی کلثوم نے اس گریز سے اپنے ذہن کو آرٹ کے علاوہ مذہب سے بھی گہرے طور پر وابستہ کر دیا تھا۔ نثری تخلیقات میں اس گریز کی تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مجھے فنکار کے گریز کا یہ عمل جتنا رومانی اور ادبی نظر آتا ہے اُتنا "حقیقت نگاری" اور "عکاسی" کا عمل ادبی اور رومانی نظر نہیں آتا۔ مذہب کی گہری رومانیت بھی شہزادی کلثوم کی المیہ کا نفسیاتی سہارا ہے نثری ادب میں بھی بنیادی خیالات وہی ہیں جو شاعری میں ملتے ہیں۔ آرٹ کی رومانیت نے مذہب کے بعض اہم کرداروں کو مکمل رومانوی کردار بنا دیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن حسینؓ سے کلثوم کی والہانہ عقیدت میں اس رجحان کو دیکھا جا سکتا ہے جس کا ذکر میں نے کیا ہے۔ اس رجحان میں جو اضطراب اور خلش جو چبھن اور درد ہے اس کا اندازہ ہوتا ہے غزلیات کا مطالعہ کرتے ہوئے شاعرہ کے میلانِ فکر کا پتہ چلتا ہے ایک صاف، پاکیزہ، سنجیدہ، پُرخلوص اور شریف کردار کی ملتی کیفیات کا علم ہوتا ہے۔ کلام کی پاکیزگی احساس و فکر کو فریب میں مبتلا نہیں کرتی۔ بلکہ ہم اس سے ایک بالیدگی محسوس کرنے لگتے ہیں۔ شاعری کا سہارا کلثوم کے لیے بڑا مفید ثابت ہوا۔ ماحول کی گھٹن کم ہو گئی اور ادبی اقدار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نے ان کے تجربوں کو پھیلا دیا۔ تصوّریت، فکر اور احساس اور ہیجانات نے سنہرے جال بُن دیے۔ اس طلسمی فضا میں کلثوم نے تلخ تجربوں کو بھی ارتفاعی صورت دینے کی کوشش کی ہے۔

فقط نگاہ کا پردہ ہے ورنہ حسنِ یار
کب آشکار نہیں تھا جو آشکار کرے

کہو نظر سے بدل دے نظامِ دردِ دل
نہ میری طرح زمانہ کو بے قرار کرے

بیکسوں کی آہ بھی وہ آہِ پُر تاثیر ہے
آپ تو کیا آبدیدہ آپ کی تصویر ہے

ہوشیار اے دامنِ عقل و خرد اب ہوشیار
آج پھر دستِ جنوں میرا گریباں گیر ہے

جسکے دم سے تھی مرے دل میں اُمنگوں کی بہار
اب وہی خونِ جگر دیدۂ خونبار میں ہے

کعبہ سے روٹھ کے بُت آئے صنم خانے میں
اب کہاں روٹھ کے جائینگے صنم خانے سے

میکدہ سے ترے میخوار کدھر کو آئیں
تو نے کعبہ سے پکارا کہ صنم خانے سے

سوئے دل جو نگاہ ہوتی ہے
بخدا بے پناہ ہوتی ہے

لب و لہجہ کتنا صاف اور شگفتہ ہے۔ الفاظ کا آہنگ اور صوتی پیکر بھی کلاسکی مزاج لیے ہوئے ہے۔ تجربوں کا اظہار بڑی بے باکی سے ہوا ہے۔ اس قسم کے اشعار ہماری ذہنی اور جذباتی ہمدردی فوراً حاصل کر لیتے ہیں۔ "محبت" "احساسِ زوال" "اپنا ماضی و حال" "صدائے دل" "شہنشاہِ مجاہد" اور کچھ نوحے اور کچھ سلام اچھی نظمیں ہیں۔ ابتدائی کوشش کی خامیاں موجود ہیں۔ لیکن کلثوم کے فن کی خوبیاں ان خامیوں پر غور کرنے نہیں دیتیں۔ "وادیِ کشمیر کی پہلی شاعرہ" کا اس طرح سے استقبال کرتے ہوئے مجھے مسرّت بھی ہے اور میری آنکھیں پُرنم بھی ہیں۔

شکیل الرحمٰن ایم اے۔ ڈی لٹ
شعبۂ اردو جموّں و کشمیر یونیورسٹی

سری نگر
۱۱ر اگست ۱۹۶۲ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تبصرہ

ادیبۂ پاکستان محترمہ بلقیس زیدی صاحبہ۔ ایم۔ اے

کلثوم کی شاعری ـــــ فکر و فن کی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ جذبہ کی شدت اور اظہار کے جوش نے خیالات کو جو موثر ترین اسلوب دیا ہے اردو غزل میں وہ بہت کمیاب ہے۔ ایک جوان ذہن کے افکار و احساسات میں عموماً پختگی اور اعتماد نہیں ہوتا۔ لیکن یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کلثوم کی شاعری ابتدا ہی میں انتہا کی پختگی اور برجستگی لیے ہوئے ہے۔

میں نے اجتماعی حیثیت سے کلثوم کی شاعری کا مطالعہ کیا ہے غزل میں ان کا انداز بڑا نکھرا نکھرا ہے۔ زبان کے معاملہ میں وہ بیحد سادگی پسند ہیں۔ وہ نہ تو "ادب برائے ادب" کی قائل نظر آتی ہیں اور نہ "ادب برائے زندگی" سے انھیں کوئی نسبت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان کی غزل اُن کے اپنے مسائل کی ترجمان ہے۔ یہ ایک ایسی ڈگر ہے جو اُن کے نام کو "اُردو غزل کی تاریخ" تک لیجائے گی انھوں نے شعر کہا ہے مگر دل کی زبان سے۔ فکر کی ہے مگر حقیقی بصیرت کی روشنی میں ـــ

(کلثوم کا فکری جہاد ـــ ایک غیر فانی حیثیت رکھتا ہے اگرچہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ان کے انداز میں جدیدیت کا عنصر بہت کم ہے تاہم ان کے کلام کو ایک ٹھہری ہوئی کیفیت نہیں کہا جا سکتا۔ ان کا کلام ایک اُبھرتی ہوئی موج ہے، ایک گونجتی ہوئی امنگ ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ اُبھرتی ہوئی موج اور گرجتی اُمنگ ۲۱ سال کی عمر میں ساحلِ مرگ کی خاموشیوں میں ہمیشہ کے لیے ڈوب گئی۔)

کلثوم ایک فطری شاعرہ تھی۔ اگر وہ زندہ رہتیں تو اُردو غزل کے ایوانوں میں کچھ ایسے چراغ بھی روشن ہو جاتے جن کی روشنی قیامت تک سلامت رہتی۔

غزل کے علاوہ کلثوم نے کچھ مرثیے اور سلام بھی لکھے ہیں۔ جو باعتبار شاعری ایک بلند درجہ رکھتے ہیں اور جن میں کلثوم کی عقیدت اور رغبت کی جھلک بہت نمایاں ہے۔ فنی لحاظ سے بھی کلثوم کی شاعری کا یہ حصّہ قابل داد ہے۔ تخیل کی بلندی۔ احساس کی پاکیزگی، شوکت الفاظ اور الفاظ کی خوبصورت نشست۔ کلثوم کی فنی صلاحیتوں کا ایک روشن ثبوت ہیں۔ مرثیہ یا سلام لکھنا اردو شاعری کی ایک مشکل صنف ہے اور میں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ کلثوم نے اس صنف میں بھی اپنے زورِ طبیعت کا رنگ دکھایا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انھوں نے اس سنگلاخ راہ کو سہل و آسان بنا دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ جواں مرگ کلثوم کا کلام مُلک بھر میں بہ نظرِ پسند

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا جائے گا۔ اور اسے بے پناہ مقبولیت حاصل ہوگی۔ انھوں نے شاعری کے پس منظر میں بعض ایسی تلخ حقیقتوں کا تجزیہ کیا ہے جس سے پوری زندگی وابستگی رکھتی ہے۔

انھوں نے اپنے مسائل کو جزو شعر بناتے وقت کمالِ فن کا یہ ثبوت، دیا ہے کہ ہر انسان کو ان مسائل میں کچھ نہ کچھ اپنا حصہ بھی دکھائی دیتا ہے۔ اور شاعری کا یہی کمال ہے کہ شاعر کی زندگی سے تعلق رکھنے والا شعر پوری کائنات پر محیط ہو جائے۔

بلقیس زیدی

انارکلی - لاہور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دیباچہ

فخرالنسواں ملت محترمہ و معظمہ خطیبۂ ہند، زہرہ سخن، مجاہدہ وطن،
جناب سیدہ اختر صاحبہ زاد مجدہا

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے!
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے!

یہ شعر... میری ننھی مجاہدہ عزیزہ کلثوم کی جوان عمر موت پر بالکل صادق آتا ہے — جس نے ۲۱ سال کی پُر شباب عمر میں اچانک اجل کو لبیک کہا، جس نے اپنی زندگی سے جہاد کیا۔ جس نے اپنی عزیز زندگی کو اپنے خانگی تلخیوں کی بدولت نذرِ خزاں کر دیا ؎

زندگی پر مرگِ ناگہانی چھا گئی　　اک کلی کھلنے نہ پائی تھی کہ پھر مرجھا گئی

کلثوم کی صاف و شفاف جبین میں ملک و قوم کا تعمیری مستقبل نشان تھا۔ اگر یہ اولوالعزم معصوم مجاہدہ... کچھ دن اور زندہ رہتی مجھے یقین ہے کہ وہ خدمتِ ملک، قوم کی صفِ خدمت گذاری میں ایک انفرادی مقام حاصل کر لیتی۔

کلثوم فطرتاً شاعرہ پیدا ہوئی تھی۔ خوش گو اور خوش فکر شاعرہ... اُس نے فنِ شعر و ادب کو باقاعدہ کسی سے نہیں سیکھا۔ بلکہ اُس نے اپنے زمانے کے مشاہیر شعراء و ادباء و شاعرات کے کلام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کا بہ امعانِ نظر مطالعہ کیا۔ اور پھر اس مطالعے سے گرانقدر استفادہ حاصل کیا۔
کلثوم نے غزل کے ساتھ ساتھ دیگر اصنافِ سخن پر بھی طبع آزمائی کی ہے۔ اُس نے رومانی نظمیں بھی لکھی ہیں۔ اور قومی و وطنی بھی۔ اس کے علاوہ اس نے منقبت امام حسین علیہ السلام و اہل بیت میں نوحے و مرثیے اور سلام بھی لکھے ہیں۔
ہر چند کلثوم نے کسی استاد قسم کے شاعر کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا۔ مگر یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے۔ کہ کلثوم کے کلام میں فنی غلطیاں نہیں اور اگر کچھ ہیں تو وہ اپنی جگہ خود حسن ہیں۔ میرا شعر ہے ؎

اُن کا جمال ہر جا، وہ ہیں ہر انجمن میں
کانٹوں کے بانکپن میں رعنائی چمن میں

کیونکہ صحیح معنے میں شاعر ہو یا شاعرہ۔ جب وہ اپنی تخیلی و تصوراتی کیفیات کے عالم میں ہوتا ہے تو۔۔۔ بلاارادہ اُس سے کبھی کبھی کوئی فنی لغزش بھی ہو جاتی ہے۔ مگر اس فنی غلطی کے باوجود۔۔۔ اُس کا شعر دلوں کو تڑپا دیتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اولیت شعر کو حاصل ہے۔ اور وہ اس لئے کہ جب تک شعر نہ تھا۔ فن کا وجود بھی نہ تھا۔ فن سے شاعر پیدا ہوا ہے اور شاعر سے فن۔۔۔ یا بالفاظ دیگر یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ مگر اولیت شاعر ہی کو حاصل ہے۔ بایں ہمہ فن بھی اپنا مقام رکھتا ہے۔ اور ہر شاعر و ادیب پر فن کا اتباع ضروری ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ شاعر اپنے بہترین شعر کو فن پر قربان کر دے۔
اس طرف حضرت اکبر الہ آبادی نے کیا خوب اشارہ کیا ہے ؎

شعر میگویم بہ از آبِ حیات　　من نمیدانم فعولن فاعلات

اور ایک دوسری جگہ فنی قیود و بند پر کتنا لطیف طنز کیا ہے ؎

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تم سے نا اہلوں میں میری شاعری بیکار ہے!
ساتھ سارنگی کا بلبل کے لئے دشوار ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ بسا اوقات شاعر ایک ایسے مقام بلند پر پہنچ جاتا ہے جہاں نہ فن ہوتا ہے اور نہ لفظ و بیان! بقول حضرت اصغر گونڈوی ؒ ؎

لفظ نہیں بیاں نہیں یہ کوئی داستاں نہیں
شرح نیاز عاشقی ختم ہے ایک آہ میں!

یہی وہ مقام بلند ہے جہاں لفظ و بیان کا گذر نہیں۔ صرف محسوسات کی کارفرمائیاں ہیں۔ ورنہ شعر کی تعریف تو یہ ہے کہ اُسے سمجھایا نہ جائے۔ بلکہ سامع کا ذہن از خود سمجھ لے۔ بقول شاعرِ مشرق ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے!
پَر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے!

یعنی شعر میں شاعر کا حال ہونا چاہئے۔ شعر کہا جاتا۔ بلکہ جب شاعر کے جذبات اور تخیلات قوائے شعریہ سے متصادم ہوتے ہیں۔ تو از خود صورتِ شعر اختیار کر لیتے ہیں۔ اور میں تو یہاں تک کہوں گی کہ شعر ایک لطیف حادثہ ہے جو یکایک شاعر کے قلب پر وارد ہوتا ہے۔

موجودہ صدی میں تخلص کے اعتبار سے شاعر اور شاعرات کا کچھ شمار نہیں۔ لیکن حقیقی معنے میں جنہیں شاعر اور شاعرہ کہا جاسکتا ہے وہ بہت کم۔ تو مشق شعراء کو چھوڑئیے۔ کہنہ مشق استادوں کے کلام کا جائزہ لیجئے تو ان کے شعر اور اُن کی زندگی میں بعد المشرقین نظر آئے گا۔

شعر میں شاعر یا شاعرہ کے حال اور اس کے حادثاتِ زندگی کا پرتو ہونا چاہئے۔ میرا شعر ہے ؎

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھ کو اختر غیر فطری شاعری سے ہے گریز
شاعری تو وارداتِ زندگی کا نام ہے

ہر شاعر کی ابتدا غزل سے ہوتی ہے۔ اور انتہا بھی۔ گو اس دوران وہ دیگر اصنافِ سخن پر بھی طبع آزمائی کرتا ہے۔ لیکن تغزل کو ہر صنفِ سخن میں ملحوظ رکھتا ہے۔

اس وقت غزل کے خلاف ـــ نظم لکھنے والوں نے ایک متحدہ محاذ بنا رکھا ہے۔ لیکن اگر کوئی ان سے پوچھے کہ آپ کی ابتدا بھی غزل سے ہوئی ہے۔ اور غزل ہی کی شاہراہ پر چل کر آپ نظم کے میدان میں پہنچے ہیں۔ اس سوال کا اُن کے پاس کوئی جواب نہیں۔ میں یہ نہیں کہتی کہ دیگر اصنافِ سخن سے شاعر یا شاعرہ کو واسطہ نہ رکھنا چاہیے نہیں۔ کبھی نہیں۔ میرا مقصود یہ ہے۔ کہ غزل کی انفرادیت و اہمیت کو ٹھیس نہ لگنی چاہیئے۔ کہ غزل ہی تمام اصنافِ سخن کا سرچشمہ ہے۔ حضرت جگر مرادآبادی نے شاید مخالفینِ غزل ہی کیلئے یہ شعر کہا تھا۔

سہ انہیں تہ کی خبر کیا۔ گوہرِ مقصود کو کیا جانیں؟
یہ سب ہیں رقصِ موج و فکرِ ساحل دیکھنے والے!

شعر آئینہ دارِ سوال ہونا چاہئیے۔ شعر شاعر کے جذبات احساسات اور تاثرات کا ترجمان ہونا چاہیئے۔ شعر آپ بیتی ہو۔ شعر میں شاعر کی زندگی ہو۔ شعر میں داخلی مشاہدات و تجربات ہوں۔

مجھے مسرت ہے کہ عزیزہ کلثوم کے کلام میں "حال" بہت زیادہ ہے اور "قال" بہت کم۔ مرحومہ کے چند منتخب اشعار بلا کسی تبصرے کے پیش کرتی ہوں۔ اور وہ صرف اس لئے کہ اگر شعر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

صحیح معنے میں شعر ہے - تو وہ خود اہلِ دل سے خراجِ تحسین حاصل کرے گا۔

سب سے پہلے کلثوم کی غزلیات کے چند منتخبہ شعر دیکھئے:

رُخ بدل دو آج حسن و عشق کی تصویر کا ۔۔۔ ہم بھی دامن تھام لو آپ اپنے دامنگیر کا
شادی و غم کا ہے مجموعہ بہارِ زندگی ۔۔۔ آدمی گلدستہ ہے نیرنگیٔ تقدیر کا

دل وہ اجل نصیب کہ جب کچھ نہ بن پڑا ۔۔۔ پروانہ وار آپ پہ قربان ہو گیا
اُف رے یہ جوشِ جذبۂ وحشت خدا پناہ ۔۔۔ دامن سیا تو چاک گریبان ہو گیا

دشمن پہ بھی اللہ برا وقت نہ ڈالے ۔۔۔ ظلمت میں تو سایہ بھی ہمارا نہیں ہوتا
وہ درد مٹاتے ہیں کہیں دل نہ مٹا دیں ۔۔۔ دل سے تو جدا درد تمنا نہیں ہوتا

ارادہ آپ کریں تو نقاب اٹھانے کا ۔۔۔ نظام خود ہی بدل جائیگا زمانے کا
نشانِ راہِ محبت بنے ہیں دیر و حرم ۔۔۔ یہیں سے راستہ ہے انکے آستانے کا

اس طرح نہ برباد ہو کاشانہ کسی کا ۔۔۔ ہے منظرِ عبرت دلِ ویرانہ کسی کا
کلثوم تو اپنے ہی مقدر کی ہے شاکی ۔۔۔ شکوہ نہ فلک کا - نہ تمہارا نہ کسی کا

کیا عشق کا شیوہ ہے فطرت کو بدل دینا ۔۔۔ اب درد کی دنیا ہے پہلے جو مرا دل تھا
کلثوم میری دنیا - دنیا نہیں جنت تھی ۔۔۔ آغوشِ تصور میں جب وہ مہِ کامل تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

از زمین تا آسمان ساری فضا تاریک تھی
تیرے آتے ہی دو عالم میں چراغاں ہو گیا!
دیکھتی ہوں ہر اک شے میں تجھی کو جلوہ گر
کون کہتا ہے کہ تو پردے میں پنہاں ہو گیا!

مشغلہ ہاتھ آ گیا میری رگِ جاں کے لئے
خارِ حسرت کو خدا رکھے کہ نشتر ہو گیا
جانے کس دنیا میں ہوتے تیرے دیوانے مگر
تیرا "سنگ در" انہیں "سدِ سکندر" ہو گیا

سر اٹھا تھا ابھی نہ سجدے سے
سامنے اُن کا آستانہ تھا
دل ہمارا تھا اور ہم دل کے
وہ بھی کمبخت کیا زمانہ تھا!

مقدر کا گلہ غیروں کا شکوہ ہو تو کس منہ سے
تمہیں جب چٹکیاں لو دل میں... یوں پہلو نشیں ہو کر

طالب درد اب دوا بھی مانگ!
نغمۂ سازِ بے صدا بھی مانگ!
اے غمِ عشق مانگنے والے
اک دلِ درد آشنا بھی مانگ!
عمر بھر کیں دعائیں جینے کی
ایک دن موت کی دعا بھی مانگ!
اے لبِ زخم اُن سے تیرِ ستم
ایک کے بعد دوسرا بھی مانگ!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اب تک ہے میرے دل میں وُہی حشر آرزو!
بھولی نہیں ہوں آپ کی پہلی نظر کو میں!

عشق جو دامِ حُسن میں آ بھی گیا تو کیا ہوا؟
حُسن بھی تو ازل سے ہے قیدِ حریمِ ناز میں

شکوۂ غم جو ہو گئی اس میں مرا قصور کیا؟
آپ نے غم دِئے مجھے بن گئی غم نواز میں

حاصل کون و مکاں ہے رابطہ و ضبطِ حُسن و عشق!
یہ حبابِ دوستاں دردِ دل کہاں سمجھی تھی میں؟

مُردہ دل بھی کہیں آسائشِ تن رکھتے ہیں!
پیرہن وہ نہیں رکھتے جو کفن رکھتے ہیں!

تیرے نادک نظر نے مرے دل سے کیا کہا ہے؟
کہ ملا رہا ہے آنکھیں وہ حیاتِ جاوداں سے!

خود بسجود جھکتی ہے جہاں یہ جبیں!
وہ تری بارگاہ ہوتی ہے!
میرا حالِ تباہ سُن لیجئے!
یہ حکایت نہیں حقیقت ہے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ مختصر سا اقتباس ہے کلثوم کی غزلوں کا۔ اب کلثوم سے سلام و مرثیہ و منقبت بھی سنئیے ؎

سلام کا ایک مطلع سنئیے ؎

فردوس تشنہ جن کے ہے دیدار کے لئے — وہ پھول چاہئیں گل و گلزار کے لئے

نہ کوثر کی طلب ہم کو نہ ہم جنت کے خواہاں ہیں

ہمارا مأمن و ملجا رستہ بطحا کی گلیاں ہیں!

ولادت حضرت علیؑ کا ایک شعر سنئیے ؎

کعبے میں نازل ہوا قرآنِ ناطق عرش سے!

کعبے میں پیدا ہوا وہ خاصۂ ربِ انام!

بدل جائے ستارہ میری قسمت کا تعجب کیا؟

علیؑ کے اک اشارے سے پھرا خورشیدِ خاور ہے!

محبانِ علیؑ کی کیفیت کا پوچھنا کیا ہے؟

زباں پہ نام۔ دل میں یاد اور آنکھوں میں صورت ہے

آج کعبے میں علی مرتضیٰؑ پیدا ہوا — زوجِ زہراؑ و وصیِ مصطفیٰؐ پیدا ہوا

منقبت امام حسین علیہ السلام میں!

محمد مصطفیٰؐ کا ہے نواسہ — علی مرتضیٰؑ کا یہ پسر ہے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جلا اسلام کو دی اپنے خوں سے ! اے شبیرؑ یہ تیرا جگر ہے !

نوحہ سنئیے س

یہی کہتی تھیں زہراؑ کہ کے بکّا ! مرا باغ عدو نے اُجاڑ دیا !
جسے ناز و نعم سے پالا تھا !
اُسی نورِ نظر کا — واویلا !
گھوڑوں سے بدن پامال کیا !
ہوئی مجھ پہ یہ کیسی ہائے جفا ! مرا باغ عدو نے اُجاڑ دیا

مر جائیگی مر جائیگی صغراؑ — گر قتل شہ دیںؑ کی خبر پائیگی صغراؑ
سر پیٹ کے ماتم میں بہت ہوگی پریشاں — بابا کو وطن میں جو نہیں پائیگی صغراؑ
روئے گی بہت ہجر میں فریاد کرے گی — اکبرؑ سے برادر کو نہ جب پائیگی صغراؑ
افسوس کہ عباسؑ بھی دریا پہ ہوئے قتل — اللہ کہاں ایسا چچا پائیگی صغراؑ

ہے کعبہ وہ دل جس میں شبیرؑ کی اُلفت ہے !
دن ہے تو عبادت ہے شب ہو تو عبادت ہے !
ہے کون حسینؑ آخر میں تم کو بتاتی ہوں
قرآن الٰہی کی سب سے بڑی آیت ہے !

نظم احساسِ زوال کے کچھ شعر !
فلک نے خاک میں ہم کو ملا کے دیکھ لیا — بڑھا کے دیکھ لیا اور گھٹا کے دیکھ لیا !

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ اب وہ عظمت وعزت نہ دولت وحشمت   ہر ایک شکل میں ہم کو مٹا کے دیکھ لیا

"بہ ویران وطن" سے

ملک کی حالت پہ سینوں سے دھواں اُٹھتا نہیں!
سازِ دل خاموش ہیں شورِ فغاں اُٹھتا نہیں!
کس لئے آنکھوں میں طوفانِ نہاں اُٹھتا نہیں
پھول روندے جا رہے ہیں باغباں اُٹھتا نہیں!
بے حسی کی انتہا ہے ہوش میں آتے نہیں!
ذِلتوں پر ذلتیں ہوتی ہیں شرماتے نہیں!
شعلۂ احساس بجھتا ہے ہوا دیدو اُسے
غرق کشتی ہو رہی ہے آسرا دیدو اُسے!
قومیت دم توڑتی ہے کچھ دوا دیدو اُسے!
ملک مٹنے کو ہے پیغامِ بقا دیدو اُسے!
مطمئن بیٹھے ہو دل سینے میں گھبراتا نہیں!
قوم کے دم توڑنے پر بھی ترس آتا نہیں!

"صدائے دل" سے

خدایا دُور کر اربابِ ملت کی پریشانی!
الٰہی کارِ مشکل میں دکھا دے شکلِ آسانی!
وُہی ہم ہیں کہ دولت حاشیہ بردار و دربان تھی
وُہی اب ہیں درِ اغیار کی کرتے ہیں دربانی!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"خونِ مسلم" سے

جہاں میں کس قدر اب خونِ مسلم کی ہے ارزانی!
نظر آتا ہے دُنیا میں مسلمان کا لہو پانی!
مسلمان دشمنوں سے مل کے ہے دشمن مسلمان کا
مسلمان کا لہو مسلم کے ہاتھوں وائے نادانی!

نبیؐ کا نام لیوا ہے تو اے مسلم نہ غفلت کر!
حسینؑ ابن کے تیاری ذرا بہرِ شہادت کر!
جو مؤمن ہے کبھی جور و ستم سے دب نہیں سکتا
دکھا دے شانِ ایمان ظلم کو دنیا سے غارت کر!

نظم "انقلاب فلسطین" کا یہ مطلع کیا خوب ہے سے

دیکھتا ہے کون صحرا کے بگولوں کی طرف؟
جو نظر اٹھتی ہے بس جاتی ہے پھولوں کی طرف!

نظم "اپنا ماضی و حال" کے چند شعر سے
چشم گریاں سینہ بریاں آہ بے تاثیر ہے! کیا کہوں کس کو سناؤں ہاشرم دامنگیر ہے!
آہ اب تک بھی مجھے اپنی کہانی یاد ہے!
جب خدا کی ہر طرح تھی مہربانی یاد ہے!

نظم "حال" کے چند شعر سنئے سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وائے قسمت کائناتِ دل ہماری لُٹ گئی!
عیش کی دنیا ہماری آہ ہم سے چھُٹ گئی!
بادِ صرصر چل پڑی ایسی کہ ویراں کر دیا!
دہشت کا تو ذکر کیا گھر کو بیابان کر دیا!
تنگ دستی فاقہ مستی نے ہمیں گھیرا ہے آج
اپنی دُنیا ہے نہ عقبیٰ سب نے منہ پھیرا ہے آج!
حال ابتر، قال ابتر، جیب و داماں تار تار
آہ قسمت بن گئی ہے باعثِ صد انتشار!

بن کے صیدِ دامِ حرص و آز رُسوا ہو گئے
جو تماشا دیکھتے تھے خود تماشا ہو گئے!

اب ایک رومانی نظم کے کچھ شعر سنیئے

کبھی جب رات کی تنہائی میں تم مضطرب ہو گی
کبھی جب فکر کی گہرائی میں تم مضطرب ہو گی
تمہیں اُس وقت اک بھولا فسانہ یاد آئے گا!
صدا کوئل کی آئیگی جو اک گام کانوں میں
پھِرو گی تم جو تنہا دشت میں اُو گلستانوں میں
تمہیں اُس وقت اک بھُولا فسانہ یاد آئے گا!
اگر تنہائی میں تم شعر کوئی گنگناؤ گی!
اور اُس میں تم کسی کی حسرتِ دیدار پاؤ گی!
تمہیں اُس وقت اک بھُولا فسانہ یاد آئے گا!
بہار آ کر ستائے گی خزاں تم کو رُلائے گی!
تصوّر میں تمہارے میری صورت گھوم جائیگی!
تمہیں اس وقت اک بھُولا فسانہ یاد آئے گا!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ تھا کلثوم کے شعر و ادب کا مختصر اقتباس۔ جس کو پڑھکر اہلِ نظر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مستقبل کی ایک خوش فکر شاعرہ کو موت کے بے رحم ہاتھوں نے ملک و ملت سے چھین لیا۔ آہ!۔ بقولِ کلثوم ؎

دو ہچکیوں میں ٹوٹ گیا قفلِ عنصری!
شیرازۂ حیات پریشان ہو گیا!!

بیگم محل بنگلو دیشہ
۲ فروری ۱۹۶۱ء

خادمِ ملک و ملت
سیدہ اختر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"ننھی مجاہدہ"

خطیبۂ ہند، زہرۂ سخن، مجاہدۂ وطن سیدہ اختر

ننھی مجاہدہ عمرِ امید کے مزار!
اے جادۂ فنا کی مسافر... ترے نثار

کلثوم تیری مرگِ جواں عمر... آہ آہ
مجروح کسقدر ہے ترے غم میں ہر نگاہ

اکیس ۲۱ سال عمر تری تھی ابھی... مگر
شامِ اجل نے تجھکو دکھائی نہ پھر سحر!

سید علی[1] کا دل ہے ترے واسطے فگار
اکبر[2] کی زندگی ہے ترے غم میں سوگوار!

تحریکِ خاکسار کی اے مایۂ شباب!
کیوں زندگی کا ڈوب گیا تیرے آفتاب

اے خوش جمال و پاک نظر پیکرِ خیال
شعر و ادب میں بھی تجھے حاصل ہوا کمال

فوجی لباس اور عجب سوز و ساز میں
ننھا سا بیلچہ وہ ترے دستِ ناز میں!

ہر ہر نفس تھا صدق و صفا کا ترے نشان
تجھ سی مجاہدہ مگر اب ہند میں کہاں!

اے کاش تجھ سی اور بھی پیدا ہوں لڑکیاں
اے کاش پھر نسائیت ہو گلفشاں!

اے کاش پھر ہو رضیہ و خولہ کا اتباع
اے کاش پھر ہو اہلِ صداقت کا اجتماع!

تیری تجلیوں کی ضرورت ہے قوم کو
تیری ہما ہمی سے محبت ہے قوم کو!

اے آسمانِ ملت و وحدت کے ماہتاب!
اختر ہے تیرے واسطے تصویرِ اضطراب!

۱۔ کلثوم کے باپ ۲۔ کلثوم کے بھائی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مقدمہ

ڈاکٹر سیدہ جعفر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
(شعبۂ اردو عثمانیہ یونی ورسٹی حیدرآباد)

شہر جے پور کو صرف اپنی خوب صورتی و دلکشی اور اپنے "خواب سنگ" یا "شہر گلابی" اور "شہر یک ہزار طاؤس" ہونے ہی پر ناز نہیں، شہزادی کلثوم کی نغمہ ریزی اور سخن سنجی سے منسوب ہونے کا بھی فخر حاصل ہے۔ کلثوم کا نام ایک عظیم شاعر یا سربلند فنکار کی حیثیت سے ہمارے سامنے نہیں آتا۔ شاید بہت سے اردو والوں کو ان کے کلام کا مطالعہ کرنے کا موقعہ بھی نہ ملا ہو، انھوں نے کوئی ضخیم دیوان اپنی یادگار نہیں چھوڑا۔ لیکن اس مختصر سے مجموعۂ کلام میں چند ایسے حیاتی اشارے، کچھ ایسی بجلیاں، جمالیاتی ادراک کا ایسا اظہار، ایسی رچی ہوئی رومانی فضاء، اور احساس کی ایسی لطافت ملتی ہے جو ہمیں کچھ دیر کے لئے متاثر ضرور کر دیتی ہے۔ کلثوم کی شاعری کا زمانہ بہت مختصر ہے۔ وہ ۱۹۲۸ء میں پیدا ہوئیں اور ۱۹۴۹ء میں کشمیر کی گل پوش وادی میں پیوند خاک ہو گئیں۔ اتنے کم عرصے میں زندگی، شاعری، اور موت کی منزلیں طے ہو گئیں۔ اس مختصر سی "فرصت زیست" میں شہزادی کلثوم نے ایک شاعرہ اور ادیبہ کی حیثیت سے جو ادبی خدمات انجام دی وہ صرف قابل تعریف ہی نہیں حیرت انگیز بھی ہیں۔ ادبی زندگی کے چند ہی برسوں میں انھوں نے "شمع حرم" "معرکۂ کربلا" اور "شاعرات اور اقبال" جیسی خوشگوار تخلیقات پیش کر دیں اور یہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ثابت کر دیا کہ باعمل اور بلند مقصد زندگی کبھی موت کی چیرہ دستیوں سے پس پا نہیں ہو سکتی۔

شہزادی کلثوم کی شاعری میں بہت سی صحت مند علامات ملتی ہیں۔ انہوں نے غزل میں بھی طبع آزمائی کی ہے اور نظم میں بھی۔ کلثوم کی غزلوں پر کلاسکی شاعری کی پرچھائیں پڑتی ہیں۔ اور ان کی نظموں میں عصر جدید کے میلانات کی عکاسی ملتی ہے۔ لیکن کلثوم کی نظموں سے زیادہ جاندار اور موثر ان کی غزلیں ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شہزادی کلثوم غزل کی مخصوص فضا، اس کی رسیلی تانوں، اس کے نرم آہنگ مزاج، اس کے آداب اور اس کی مخصوص طرز دلبری کی رازشناس ہیں۔ کلثوم کی غزلوں میں ہر جگہ ان کے شعری مزاج کی لطافت، شائستگی اور زبان و بیان کا ستھرا پن اور پاکیزگی جھلکتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کلثوم نے اساتذۂ فن کی نازک خیالی، زبان کی صفائی اور لب و لہجے کی گمبھیر کیفیت اور اسلوب کے رچاؤ کو پیش نظر رکھتے ہوئے شعر کہے ہیں بعض اشعار میں اس کا پرتو صاف دکھائی دیتا ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں جو اپنی نغمگی، احساس کی چبھن، تجربے کی گرمی اور لب و لہجے کے تیکھے پن کی وجہ سے ہمارے دل کو موہ لیتے ہیں:

ٹوٹے دل جو نگاہ ہوتی ہے بخدا بے پناہ ہوتی ہے

نہ ملی پناہ دل کو ترے حسن بے امان سے
مری حسرتوں کو روتے مجھے کوئی کہہ دے نوحہ خوان سے

اے عقل دور باش کہ ہے منزل شہود آئینہ خیال کو حیران کئے ہوئے

سر اٹھانا نہ ابھی سجدے سے سامنے اُن کا آستانہ تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اللہ رے دعائے لب زخم کا اثر — وہ خود ہی آ رہے ہیں نمکداں لئے ہوئے

ڈگمگا تا ہے دل جہاں کلثوم
وہ محبت کی راہ ہوتی ہے!

کلثوم نے دوسرے غزل گو شعراء کی طرح متصوفانہ اشعار بھی لکھے ہیں۔ اور تصوف کے وہ عام مسائل جن کا ذکر کسی نہ کسی انداز میں اکثر غزل گو شعراء کے یہاں مل جاتا ہے۔ کلثوم کے ہاں بھی موجود ہیں۔ کلثوم کے کلام میں ایسے اشعار خاص تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی مختلف نظموں اور اشعار کا مطالعہ کرنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کلثوم کے تصورات اور خیالات پہ مذہب کی چھاپ ذرا گہری تھی۔ ان کے کلام میں متصوفانہ اشاروں کی بہتات کی بھی غالباً یہی وجہ ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں جن میں تصوف کے بعض عام فہم نکات کو کلثوم نے اپنے شگفتہ اور پرکشش انداز بیان میں اس طرح ڈھالا ہے ؎

پردے ہیں کائنات کے جلوؤں کا دیکھئے — پہچانتی ہوں خوب فریب نظر کو میں!

اے صبح قیامت کیا کہنا اس وعدۂ دید کے میں قربان
سب پچھلے وعدوں کی حیثیت سمجھے والا کوئی نہیں

مرا ہونا نہ ہونا کیا مرا بننا بگڑنا کیا
حجابِ نیستی ہی میں جو پنہاں رازِ ہستی ہے

حسن جس رنگ میں بھی جلوہ نما ہوتا ہے — بندۂ عشق کی نظروں میں خدا ہوتا ہے

اب جو دیکھا خود مری ہستی ہی پردہ دار ہے — تابشِ تنویر ہی کو درمیاں سمجھی تھی میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کلثوم کے طرزادا کی ایک خصوصیت ان کا پُرسوز لب و لہجہ ہے۔ ان کے اکثر اشعار میں خستگی اور گداختگی، پُر حزن موسیقیت اور رُکی رُکی آہوں کی سی کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔ احساس غم نے ان کی غزلوں کو اثر انگیزی، تڑپ اور ایک المناک کسک عطا کر دی ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے جن سے شہزادی کلثوم کے کلام کی درد مندی اور سوز و گداز کا اندازہ ہو سکتا ہے ؎

مُردہ دل بھی کہیں آسائش تن رکھتے ہیں
پیرہن وہ نہیں رکھتے ہو کفن رکھتے ہیں

نگاہیں مضطرب خاطر پریشاں فکر پژمردہ
اگر جینا اسی کا نام ہے تو سخت مشکل ہے

آپ بھی دیکھئے کیا سیر ہے کیسی ہے بہار
داغ دِل ہم نہیں رکھتے ہیں چمن رکھتے ہیں

جو سمجھ کے پاشکستہ مجھے کارواں نے چھوڑا
تو لپٹ لپٹ کے روئی ہوں غبار کارواں سے

اس طرح نہ برباد ہو کاشانہ کسی کا
ہے منظرِ عبرت دل ویرانہ کسی کا

شہزادی کلثوم کے اشعار میں کہیں کہیں نُدرتِ خیال ایک خاص لطف پیدا کر دیتی ہے بات میں بات پیدا کرنا یا معمولی تجربے کو بھی چونکا دینے والے رنگ میں پیش کرنا اور فکر و احساس کی اثر انگیز عکاسی کا کلثوم میں ایک خاص سلیقہ نظر آتا ہے۔ حسن و عشق کے پامال مضامین میں بھی انہوں نے ندرت خیال کے سہارے کہیں کہیں خاص شادابی اور تازگی پیدا کر دی ہے ؎

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فقط اس آسرے میں رات کاٹی شمع نے رو کر
کہ شاید صبح تک زندہ مرا پروانہ ہو جائے

منجدھار سے کشتی پار ہوئی ساحل پہ جب آئی ڈوب گئی
تقدیر تو سب کی ساتھی تھی تقدیر کا ساتھی کوئی نہیں

سمجھاؤ کوئی حضرت ناصح تو آ کر دیوانوں سے لڑتے ہیں یہ ہوشیار ہیں کیسے!

بے خودی میں کر رہی ہوں کوئے جاناں کا طواف
میری عریانی ہی میرے واسطے احرام ہے

شہزادی کلثوم کا طرز ادا جاندار اور شگفتہ ہے۔ ان کے اشعار میں سادگی، روانی اور بے ساختگی موجود ہے ابتدائی مشق کی بعض خامیوں سے قطع نظر کلثوم کے اشعار میں خاص جاذبیت اور دلنشینی پائی جاتی ہے انہوں نے عام فہم زبان، بے ساختہ طرز اظہار اور سادگی کے سہارے اپنی شاعری میں حسن پیدا کر دیا ہے ؂

دستِ دعا اٹھا کے مانگی تو ہیں دعائیں
اب یہ مرا مقدر وہ آئیں یا نہ آئیں

یہ مست مست بادل یہ جھومتی گھٹائیں
میخانے ہی پہ برسیں میخانے ہی پہ چھائیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اب بھی ہے میرے دل میں وُہی حسرت آرزو
بھولی نہیں ہوں آپ کی پہلی نظر کو میں

از زمین تا آسمان ساری فضا تاریک تھی
تیرے آتے ہی دو عالم میں چراغاں ہو گیا

شکلِ سائل سوال ہوتی ہے پوچھتے کیا ہو مدّعا کیا ہے

عاشق ناشاد وہ لذت کش تعزیر ہے
جو نہ کی تھی کہہ دیا یہ بھی مری تقصیر ہے

کیسی دُنیا کس کو عقبیٰ چاہیئے تم جو مِل جاؤ تو پھر کیا چاہیئے

اے ناقۂ لیلیٰ پردہ نشین پھر نجد کے ذرے رقص میں ہیں
اب منزلِ حسن تو سامنے ہے کیا عشق کی منزل کوئی نہیں؟

شہزادی کلثوم نے نظموں کے علاوہ نوحے اور سلام بھی لکھے ہیں ان سے کلثوم کے مذہبی جوش و خروش اور اہلبیت اطہارؑ سے انکی غیر معمولی عقیدت اور مودت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان نظموں میں بعض شعر اپنی روانی، بے ساختگی اور اثر انگیزی کے لحاظ سے قابل تعریف ہیں۔ "مخدومہ عالم" "شہنشاہ مجاہد" اور "علمدار کربلا" اچھی مذہبی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نظمیں ہیں۔

شہزادی کلثوم نے زیادہ نظمیں نہیں لکھیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کا طبعی میلان غزل کی طرف تھا۔ ان کی نظموں میں کہیں جوش، اُبال اور ولولہ انگیزی ملتی ہے اور کہیں اختر شیرانی کی رومانیت سے اثر پذیری کا پرتو دکھائی دیتا ہے۔

کلثوم کے کلام میں نومشقی کی بعض خامیاں موجود ہیں۔ ان کی شاعری میں وہ رچاؤ اور پختگی موجود نہیں جو اکثر مستقل ریاضت یا مسلسل مشق سے پیدا ہوتی ہے۔ مختصر سے زمانہ حیات میں شخصیت کے مکمل اُبھار اور شاعری کے بھرپور نکھار کی گنجائش کہاں تھی؟ یہ سوچ کر دکھ ہوتا ہے کہ ؎

خوش درخشندہ ولے شعلہ مستعجل بود

مجھے امید ہے کہ شہزادی کلثوم کے اس مختصر سے مجموعہ کلام کو لوگ دلچسپی سے پڑھیں گے۔ اور اُسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائیگا۔

سیدہ جعفر

نظام کالج حیدرآباد
۲۹ر نومبر ۱۹۶۱ئہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزلیات

(۱)

رخ بدل دو آج حسن و عشق کی تصویر کا
تم بھی دامن تھام لو اب اپنے دامن گیر کا

جب دعائے وصل کے معنی نشانِ مرگ ہیں
فیصلہ پھر کیوں نہیں ہوتا مری تقدیر کا

کہہ گیا دو ہچکیوں میں عمر بھر کی داستاں
مرنے والے واہ! کیا کہنا تری تقریر کا

شادی و غم کا ہے مجموعہ بہارِ زندگی
آدمی گلدستہ ہے نیرنگیٔ تقدیر کا

شامِ غم جب دل کراہا، کانپ اٹھی کائنات
اللہ اللہ رنگ میرے نالۂ شبگیر کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آ رہی ہے میری آنکھوں میں سمٹ کر کائنات
خواب پورا ہو چکا اب وقت ہے تعبیر کا

کھولنے سے کھل نہیں سکتے مری قسمت کے پیچ
عقدۂ نا حل ہے ہر عقدہ مری تقدیر کا

ہوں غبارِ کاروانِ منزلِ عشقِ علیؑ
خاک ہے نظروں میں میری مرتبہ اکسیر کا

مٹتے مٹتے کہہ رہا ہے موج دریا سے حباب
میرے دم کے ساتھ ہے رشتہ مری تعمیر کا

آرزو کلثوم کی بس یہ ہے بہرِ پنجتنؑ
دیکھ لے آنکھوں سے روضہ حضرتِ شبیرؑ کا

کر دیا مجبور ایسا فطرتِ مجبور نے
ہر دعا کلثوم کی تکتی ہے منہ تاثیر کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جب اہلِ دل کو عشق کا عرفان ہو گیا
حسنِ فریب کار پشیمان ہو گیا

دل میں خیالِ یار جو مہمان ہو گیا
اُجڑا ہوا دیار گلستان ہو گیا

مایوسیوں نے حسرت و ارماں مٹا دیئے
کیسا یہ گھر بھرا ہوا ویران ہو گیا

نکلا نہ بعد مرگ بھی سینے سے تیرِ ناز
دل میں اِدھر چھپا اُدھر ارمان ہو گیا

دو ہچکیوں میں ٹوٹ گیا قفلِ عنصری
شیرازۂ حیات پریشان ہو گیا

دل وہ اجل نصیب کہ جب کچھ نہ بن پڑا
پروانہ وار آپ پہ قربان ہو گیا

عالم سے بے نیاز کیا تیری یاد نے
اب دل ہمارا گویا تیری شان ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُف رے خیال یار تری سحر کاریاں!
دل میں مرے سما کے مری جان ہو گیا

اُف رے یہ جوشِ جذبۂ وحشت خدا پناہ
دامن سیا تو چاکِ گریبان ہو گیا

کلثوم کیا سنائیں محبت کی سرگزشت
دل اُن سے مِل کے اور پریشان ہو گیا

جس دل میں نہاں عشق کا سودا نہیں ہوتا
اُس دل پہ عیاں جلوۂ مولیٰ نہیں ہوتا

دشمن پہ بھی اللہ بُرا وقت نہ ڈالے
غربت میں تو سایہ بھی ہمارا نہیں ہوتا

غیروں پہ بھروسہ ہو تعجب کا محل ہے
اپنا بھی بُرے وقت میں اپنا نہیں ہوتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ درد مٹاتے ہیں کہیں دل نہ مٹا دیں
دل سے تو جُدا درد و تمنّا نہیں ہوتا

یہ سچ ہے کہ فریاد خُدا سنتا ہے سب کی
افسوس رسا اپنا ہی نالہ نہیں ہوتا

میں چاہتی ہوں اس لئے خاران چمن کو
سُنتی ہوں کہ اُن پر کوئی شیدا نہیں ہوتا

نا اہل زمانے سے چھپاتا اگر منصور
تو رازِ محبّت کبھی رُسوا نہیں ہوتا

ہم دیکھتے ہیں اُن کو تصوّر کی نظر سے
وہ پردہ بھی کرتے ہیں تو پردہ نہیں ہوتا

وہ حُسن کہ تھا طور پہ بھی پردہ میں کلثوم
کیا بات کہ تجھ سے کوئی پردا نہیں ہوتا؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ارادہ آپ کریں تو نقاب اُٹھانے کا
نظام خود ہی بدل جائے گا زمانے کا

حضور جس کو سمجھتے ہیں برق کا شعلہ
یہی چراغِ فروزاں ہے آشیانے کا

مٹائے دیتا ہے اِس انتخاب کا احساس
کہ تُو نے دردِ دیا ہے مجھے زمانے کا

بقدرِ ذوق اگر اختیار وہ دیدیں
پلٹ دوں رُخ میں اِدھر سے اُدھر زمانے کا

مُرادِ دل نہ ملے مجھ کو ہو نہیں سکتا
کہ آسرا ہے مجھے تیرے آستانے کا

کسی کے دِن ہیں بڑے تو کسی کی رات بڑی
ہو کے رُخ پہ بدلتا ہے رُخ زمانے کا

نشانِ راہِ محبت بنے ہیں دیر و حرم
یہیں سے رستہ ہے اُن کے آستانے کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کہیں سے ڈھونڈ کے لے آؤ برقِ خاطف کو
چراغ گل نہ ہو جائے آشیانے کا
وُہی زمانے میں کرتا رہا ہے فغاں کلثوم
جسے خدا نے دیا لمحہ مُسکرانے کا

اِس طرح نہ برباد ہو کاشانہ کسی کا
ہے منظرِ عبرت دلِ ویرانہ کسی کا
پردے بھی تعیّن کے یونہی پھونک دے اے برق!
پھونکا تھا ابھی جس طرح کاشانہ کسی کا
واللیل کے ناموں سے سجے زلف کسی کی
اللہ کی تشدید بنے شانہ کسی کا
بند آنکھیں اِدھر ہو گئیں ہم اہلِ الم کی
چھیڑا جو اجل نے اُدھر افسانہ کسی کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کثرت سے گُناہوں کی پریشان ہیں کیوں ہم
جب جانتی ہوں جوشِ کریمانہ کسی کا
کلثوم تو اپنے ہی مقدّر کی ہے شاکی
شکوہ نہ فلک کا، نہ تمہارا، نہ کسی کا

جو نقش تھا دُنیا کا بے شبہ وہ باطل تھا
خود میرا تخیّل ہی رنگینیٔ محفل تھا
کیا عشق کا شیوہ ہے فطرت کو بدل دینا؟
اب درد کی دُنیا ہے پہلے جو مرا دل تھا
دُنیا مری نظروں میں فردوس بداماں تھی
گلزارِ محبّت کا ہر پھول مرا دل تھا
نقشۂ قیامت تھا وہ طور کا ہنگامہ
بکھرے ہوئے جلوے تھے کھویا ہوا سائل تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جلوؤں کی نمائش تھی جب وادیٔ ایمن میں
بے تاب نگاہیں تھیں بے چین مرا دل تھا

تو تھا ترے جلوے تھے میں تھا مرے سجدے تھے
وہ حسن کی موجیں تھیں، یہ عشق کا ساحل تھا

تکمیلِ غم مری دنیا، دنیا نہیں جنت تھی
آغوشِ تصوّر میں جب وہ مہِ کامل تھا

انتہائے عشق کا جب مجھ کو عرفاں ہو گیا
جلوۂ حسنِ ازل محشر بداماں ہو گیا

ذرّہ ذرّہ ہمسرِ مہرِ درخشاں ہو گیا
عام اب فیضِ جمالِ حسنِ جاناں ہو گیا

از زمیں تا آسماں ساری فضا تاریک تھی
تیرے آتے ہی دو عالم میں چراغاں ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھتی ہوں میں ہر اک شے میں تجھی کو جلوہ گر
کون کہتا ہے کہ تو پردہ میں پنہاں ہو گیا؟

آ گئی آنکھوں میں کھچ کر جب بہارِ کائنات
جس بیاباں پر نظر ڈالی گلستاں ہو گیا

پھر گری برقِ تبسّم طالبِ دیدار پر
مسکرا کر پھر کوئی پردے میں پنہاں ہو گیا

اللہ اللہ کسقدر ہے وسعتِ میدانِ عشق!
میری خاکِ دل کا ہر ذرّہ بیاباں ہو گیا

ہے مری چشمِ تصوّر بھی وہ صورت آفریں
جس جگہ چاہا وہیں دیدارِ جاناں ہو گیا

عالمِ میثاق میں کلثوم تھی روحِ جمال
بزمِ ہستی میں جب آئی نام انساں ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آج کل کچھ ایسا برگشتہ مقدّر ہو گیا
لعل چھوتے ہی مری قسمت سے پتھر ہو گیا

کل جو اک نقطہ تھا میرے دامنِ دل کے قریب
بڑھتے بڑھتے آج وہ خورشیدِ محشر ہو گیا

مشغلہ ہاتھ آ گیا میری رگِ جاں کے لئے
خارِ حسرت کو خدا رکھے کہ نشتر ہو گیا

سو دفعہ بن کر مٹا اور سو دفعہ مٹ کر بنا
صورتِ نقشِ قدم میرا مقدّر ہو گیا

جانے کس دنیا میں ہوتے تیرے دیوانے مگر
تیرا سنگِ در انہیں سدِّ سکندر ہو گیا

جس کو دیکھو وہ جھکا پڑتا ہے سجدے کے لئے
آج تو کعبہ تری چوکھٹ کا پتھر ہو گیا

کھل نہیں سکتا تھا ان پر دل کی بیتابی کا حال
گھر کا بھیدی یہ ہمارا دیدۂ تر ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جب نہ دیکھا اُن کو میرے دیدۂ مشتاق نے
پاس سے تارِ نظر چلمن کی جھالر ہو گیا
یوں تو کہنے کو تھے لفظِ آرزو میں چار حرف
لیکن اب تو بڑھتے بڑھتے ایک دفتر ہو گیا
جسقدر تھیں بندگی کی عظمتیں سب ٹل گئیں
میرا سر کلثوم اس چوکھٹ کا پتھر ہو گیا

یادِ ایّام کیا زمانہ تھا؟
باغ تھا، ہم تھے، آشیانہ تھا
سر اُٹھانا کبھی نہ سجدے سے
سامنے اُن کا آستانہ تھا
برق بھی باغ میں وہیں پہ گری
جس جگہ میرا آشیانہ تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جس طرف دیکھتے تھے گلشن میں
آشیانہ ہی آشیانہ تھا
تیر چھُوٹا جواں کی چٹکی سے
میرا دل اس طرف نشانہ تھا
سرد آہیں تھیں گرم آنسو تھے
معتدل عشق کا فسانہ تھا
دل ہمارا تھا اور ہم دل کے
وہ بھی کلثوم کیا زمانہ تھا

(۳)

تیری تصویر تسکیں دے رہی ہے دلنشیں ہو کر
اب آہِ شعلہ زا نکلے گی کیونکر آتشیں ہو کر؟
مقدّر کا گلہ، غیروں کا شکوہ، ہو تو کس منہ سے
تمہیں جب چٹکیاں لو دل میں یوں پہلو نشیں ہو کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کشش کی انتہا بھی ہے، تصوّر کی کوئی حد بھی
میری آنکھوں میں وہ رہتے ہیں اب پردہ نشیں ہو کر

کہاں کا دل وہ میری جان بھی اب لے کے جاتا ہے
تمہارا درد، جواب تک رہا تھا دلنشیں ہو کر

میری تقدیر میں کلثوم اِک یہ بھی تھی محرومی
وہ آنکھیں بن گئیں قائلِ محبّت آفریں ہو کر

یہ پردہ ہے یا ہے کلثوم کوتاہی مقدّر کی
نہاں ہیں میری آنکھوں سے تجلّی آفریں ہو کر

(ف)

میرا دل اور میری جان ہے قرآن شریف
جان کیسی مرا ایمان ہے قرآن شریف

ظلمتِ کفر مٹی، نیّرِ ایماں چمکا!
مطلعِ نور کا عنوان ہے قرآن شریف

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آپ ہی کرتا ہے اپنی صفت کا اظہار
آپ ہی اپنا ثنا خوان ہے قرآنِ شریف

جس کے قبضہ میں ہے ہستی و عدم کی ہر شے
اُس شہنشاہ کا فرمان ہے قرآنِ شریف

کُتبِ پاک ہیں توریت و زبور و انجیل
اُن صحیفوں کی نگہبان ہے قرآنِ شریف

لوٹ سکتی ہی نہیں جس کی بہاروں کو خزاں
ہر سبز ایسا گلستان ہے قرآنِ شریف

خود ہی مٹ جائینگے سب تیرے مٹانے والے
تیرا مِٹنا کہیں آسان ہے قرآنِ شریف؟

دہر کو مطلعِ انوار بنایا تو نے
ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے قرآنِ شریف

حجۃ اللہ سے کبھی خالی رہیگی نہ زمیں
یہ ترا حکم یہ فرمان ہے قرآنِ شریف!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تجھ پہ دل صدقے، ترا حکم ہے سر آنکھوں پہ
تجھ پہ قربان مری جان ہے قرآنِ شریف

آپ مِٹ جائیں مگر تجھ کو نہ مٹنے دینگے
تجھ سے پیاری ہمیں کب جان ہے قرآنِ شریف؟

لاکھوں بیمار ہوئے تیری ہوا سے اچھے
سینکڑوں درد کا درمان ہے قرآنِ شریف

پھر وہی ہم ہوں، وہی تو ہو، وہی ہو کلثوم
پھر اسی بات کا ارمان ہے قرآنِ شریف

صرف کلثوم نہیں جو بھی ہے اہلِ ایماں
تجھ پہ سو جان سے قربان ہے قرآنِ شریف

(گ)

طالبِ دردِ دوا بھی مانگ
نغمۂ سازِ بے صدا بھی مانگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حاصلِ بختِ نارسا بھی مانگ
مانگ ہاں موت کی دعا بھی مانگ

اے غمِ عشق مانگنے والے!
اک دلِ درد آشنا بھی مانگ

اے لبِ زخم اُن سے تیرِ ستم
ایک کے بعد دوسرا بھی مانگ

آج اے دل بقدرِ ضبطِ غم!
قسمتِ عشق کا لکھا بھی مانگ

عمر بھر کیں دُعائیں جینے کی
ایک دن موت کی دُعا بھی مانگ

اے پرستارِ رنگ و بوئے گُل
بے خزاں باغِ مُدّعا بھی مانگ

لذتِ شرحِ مدّعا کے لئے
جُرأتِ عرضِ مدّعا بھی مانگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بہرِ تکمیلِ داستانِ دل
آج قاتل سے خون بہا بھی مانگ
ابتدا جس کی موت ہے اے دل
اُس محبت کی انتہا بھی مانگ
دامنِ حُسن کی ہواؤں سے
نیند آجائے یہ دعا بھی مانگ
آج کلثوم چشمِ قاتل سے
عشقِ خوددار کا صلہ بھی مانگ

(ن)

ناکامیٔ دلِ کلثوم، کبھی تقدیر کو اپنی روئی نہیں
قربان ہیں اپنی ہمت کے، سب سوئے مگر یہ سوئی نہیں
اے صبحِ قیامت کیا کہنا، اس وعدۂ دید کے ہیں قرباں
وہ پردہ سے اب نکلے ہیں، جب دیکھنے والا کوئی نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گریاں ہے ابھی تک چشمِ فلک، بلبل بھی برابر روتی ہے
بربادیٔ گلشن کے غم میں، شبنم ہی اکیلی روئی نہیں

تو اپنے کو خود پیارا ہے، یوں پیار تجھے سنسار سے ہے
ورنہ کسی کا چاہنے والا، دنیا بھر میں کوئی نہیں

ڈر ہے یہ مجھے کہ خونِ ناحق، رنگ نہ لائے محشر میں
خون میں ڈوبی آستین اپنی، اُس نے ابھی تک دھوئی نہیں

اے ناقۂ لیلیٰ پردہ نشیں، پھر نجد کے ذرے رقص میں ہیں
منزلِ حُسن تو سامنے ہے، کیا عشق کی منزل کوئی نہیں

جو ہونا تھا وہ ہو ہی چکا، اب کہنے سے کیا حاصل ہے؟
یہ وقتِ دعا ہے اے ناصح! یہ وقتِ نصیحت کوئی نہیں

خونِ عنادل دوڑ رہا ہے لالہ و گل کی رگ رگ میں
پھر بھی سارے باغ میں ہم آہنگ عنادل کوئی نہیں

وہ حسن کا منشا کیا سمجھے وہ رسمِ محبت کیا جانے؟
دولتِ صبر و سکونِ دل عشق میں جس نے کھوئی نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

منجدھار سے کشتی پار ہوئی، ساحل پہ جب آئی ڈوب گئی
تقدیر تو سب کی ساتھی تھی، تقدیر کا ساتھی کوئی نہیں

آتش رشک و حسد گل ہمہ تن رکھتے ہیں
ہم بھی داغوں کا وہ دل حسپپ چمن رکھتے ہیں
بھینی بھینی سی وہ خوشبوئے بدن رکھتے ہیں
یہ لطافت گُل و نسترن و سمن رکھتے ہیں
مُردہ دل بھی کہیں آسائشِ تن رکھتے ہیں؟
پیرہن وہ نہیں رکھتے جو کفن رکھتے ہیں
جس میں ہے نغمہ سرا بلبل خامہ اپنا
فکرِ رنگین کا وہ شاداب چمن رکھتے ہیں
آپ بھی دیکھئے کیا سیر ہے کیسی ہے بہار
داغِ دل ہم نہیں رکھتے ہیں چمن رکھتے ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

موت کو پاس سمجھتے ہیں تمہارے شیدا
دور اندیش ہیں جو سنگئے بِن کفن رکھتے ہیں

آمدِ فصلِ بہاری ہو مبارک کلثوم
آشیاں باغ میں مرغانِ چمن رکھتے ہیں

دستِ دعا اُٹھا کر مانگیں تو ہیں دعائیں
اب یہ ہمارا مقدّر، وہ آئیں یا نہ آئیں
برسات کی یہ رِم جھم بھیگی ہوئی فضائیں
بجلی جو مسکرائی رونے لگی گھٹائیں
یہ مست مست بادل یہ جھومتی گھٹائیں!
میخانہ ہی پہ برسیں، میخانہ ہی پہ چھائیں
کیا ہو کہ بیخودی میں، ان کہنی کہہ گئی ہوں!
اب بخش دیں وہ مجھ کو، یا دار پہ چڑھائیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چھیڑا ہے سازِ دل نے پھر نغمۂ حقیقت
دُنیائے آب و گِل کی برہم نہ ہوں فضائیں!

مرنا نہ میرا مرنا، جینا نہ میرا جینا
پھر کیوں گِنا رہا ہے کوئی مری خطائیں؟

تقدیر کی نگاہیں بدلی ہوئی جو دیکھیں
دِل سے کراہنے کی آنے لگی صدائیں

صہبائے گُل کا ساغر گلشن میں چل رہا ہے
بادل پئے ہوئے ہیں بدمست ہیں گھٹائیں

جچتی نہیں نظر میں کلثوم اب یہ دُنیا
اے حسن و عشق آؤ نگری نئی بسائیں

اب حکم ہو تو ختم کروں اس سفر کو میں
طے کر چکی ہوں عرصۂ شام و سحر کو میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دستِ خزاں میں دیکھ کے گلہائے تر کو میں
کر دوں نہ چاک دامنِ بادِ سحر کو میں

پردہ ہیں کائنات کے دھوکہ نہ دیجئے
پہچانتی ہوں خوب فریبِ نظر کو میں

اے خضر! دل نے جب سے دیا ہے مجھے فریب
ڈرتی ہوں ساتھ رکھتے ہوئے راہبر کو میں

کعبہ نہیں، کلیسا نہیں، دیر بھی نہیں،
پھر کیا سمجھ رہی ہوں تری رہگذر کو میں؟

تعبیر اس کی حشر ہے کس کو خیال تھا؟
اتنا اہم نہ سمجھی تھی خوابِ سفر کو میں!

اب تک ہے میرے دل میں وُہی حشرِ آرزو
بھولی نہیں ہوں آپ کی پہلی نظر کو میں

آئینہ سامنے ہے عروج و زوال کا
روتی ہوں دیکھ دیکھ کے شمعِ سحر کو میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اللہ رے شوقِ دید کہ بیٹھی ہوں مطمئن
تہہ کر کے آج دامنِ شام و سحر کو میں

پست و بلند ایک ہیں میری نگاہ میں
پہچانتی ہوں عالمِ زیر و زبر کو میں

ٹھہری ہے لامکاں سے گذر کر مری نگاہ
اب تو بتا کہ کیا کہوں حدِّ نظر کو میں؟

منزل سے بے نیاز ہوں، جانتی ہوں اپنی راہ
رکھتی نہیں ہوں ساتھ کسی راہبر کو میں

وہ ہو صفائے قلب کہ جب چاہوں دیکھ لوں
اس آئینہ میں صورتِ آئینہ گر کو میں

کلثوم میرے دل کو کیا جس نے رشکِ طور
اچھی طرح سے جانتی ہوں اُس نظر کو میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے جو حدیث حسن و عشق ہر ورقِ مجاز میں
پھر ہیں یہ کیسے تفرقے عالمِ امتیاز میں؟
آتشِ رشک سے جلا دیکھ سکا نہ کوہِ طور
راز و نیاز جب ہوئے ناز میں اور نیاز میں
چلنے لگی نسیمِ آہ ، کھلنے لگے جگر کے داغ
پھول برس رہے ہیں آج ، سینۂ غم نواز میں
مِہر اکمالِ بیخودی ، پیرِ مغاں سے پوچھئے
مستِ مئے الست ہوں میکدۂ مجاز میں
عشق جو دامِ حسن میں آ بھی گیا تو کیا ہوا؟
حسن بھی تو ازل سے ہے قیدِ حریمِ ناز میں
آگ لگے اس آہ میں ، دل کو ہمارے پھونک کر
بن کے اثر سما گئی نالۂ جاں گداز میں
بندۂ بے نیاز نے عشق کو سرخ رو کیا
اپنا گلا کٹا دیا سجدۂ بے نیاز میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خونِ وفائے عشق سے نزہتِ پائے یار ہے
فصلِ بہار آ گئی گلشنِ سوز و ساز میں

حسن ہو میرا دلنواز، حسن کی دلنواز میں
میرے اٹھائیں ناز وہ، اُس کے اٹھاؤں ناز میں
کون ہوں اور کیا ہوں میں کوئی نہ یہ سمجھ سکا
بزمِ جہاں میں آتے ہی بن گئی ایک راز میں
حُسن میں اور عشق میں کیسے بنے گی اے خدا!
حُسن جفا شعار ہے اور وفا نواز میں
میری شبِ فراق میں کاش اجل ہو میہماں
پھر تو طلسمِ زندگی! کھول دوں تیرا راز میں
خوگرِ غم جو ہو گئی اس میں مرا قصور کیا؟
آپ نے غم دئے مجھے بن گئی غم نواز میں
آج وہ مستِ ناز جو دل میں ہوا ہے میہماں
ایسا یہ بیگہ کو نشک ہے بنتا حریمِ ناز میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تجھ میں چھپی ہوئی ہوں میں، مجھ میں چھپا ہوا ہے تو
ساز جو تو ہے نغمہ میں، نغمہ جو تو ہے ساز میں
بن کے مٹوں تو ہاں مٹوں، حسنِ شۂ حجاز پر
مٹ کے اگر بنوں تو ہوں خاکِ رہِ حجاز میں
ہیچ مری نگاہ میں، دولتِ کائنات ہے
کیونکہ ازل کے دن سے ہوں بندۂ بے نیاز میں

دکھ بھری اس زندگی کو رائیگاں سمجھی تھی میں
کامراں نکلی جسے ناکامراں سمجھی تھی میں
دیدنی تھیں عالمِ تخئیل کی رعنائیاں
جب کسی نامہرباں کو مہرباں سمجھی تھی میں
خار و گل ہی میں الجھ کر رہ گئی میری نظر
کب بہم آہنگیٔ سود و زیاں سمجھی تھی میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ذرہ ذرہ میں ہیں دل کے رُوح بن کر جلوہ ریز
وہ نگاہیں جن کو اب تک بجلیاں سمجھی تھی میں
اب جو دیکھا خود مری ہستی ہی پردہ دار ہے
تابشِ تنویر ہی کو درمیاں سمجھی تھی میں
جب دھڑکتا تھا مرا دل کانپتی تھی کائنات
عشق کا آغاز ہی بربادیاں سمجھی تھی میں
حاصلِ کون و مکاں ہے ربط و ضبطِ حسن و عشق
بے حسابِ دوستاں دردِ دل کہاں سمجھی تھی میں
دیکھ کر دیر و حرم کلثوم راہِ عشق میں
ایک دھندلا سا نشانِ بے نشاں سمجھی تھی میں

(۹)

کیا نرالے حکم ہیں ایسا نہ ہو ویسا نہ ہو
صاف ہی کہہ دیجئے ہم پر کوئی شیدا نہ ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا بڑا لے حکم ہیں ایسا نہ ہو ویسا نہ ہو
صاف ہی کہہ دیجئے ہم پر کوئی شیدا نہ ہو
وہ نظر میں روح میں دل میں ہیں ہر دم جلوہ گر
لاکھ گو پروا کریں ہم سے مگر پروا نہ ہو
چارہ گر کیا فائدہ بے کار ہے چارہ گری
زخم وہ دل پر لگا ہے جو کبھی اچھا نہ ہو
ہو سکے گی اس طرح تسکین دلِ مجروح کو
اور سب کچھ ہو مگر اک وعدہ فردا نہ ہو
ماہ تک کے دل پہ میری بے کسی کا داغ ہے
دل وہ کیسا ہے کہ جس پر کچھ اثر میرا نہ ہو
ظلم پر بھی کیجئے اب تو خموشی اختیار
جان پر بن جائے لیکن رازِ دل افشا نہ ہو
کیا تجھے بھی کچھ خبر ہے بے خبر بے داد گر
کھو گئی کلثوم جس میں وہ تری دنیا نہ ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گھِرا ابرِ رحمت اور مئے گلگوں برستی ہے
بنا گھر گھر ہے میخانہ یہ متوالوں کی بستی ہے
جو پستی تھی بلندی ہے بلندی آج پستی ہے
یہ جو کچھ دیکھتے ہیں فریبِ خوابِ ہستی ہے
یہ دُنیائے محبّت بھی الٰہی کیسی بستی ہے؟
وہی ہشیار ہے جس کو میسّر فخرِ مستی ہے
نظر جس پر تری پڑ جائے وہ مستانہ ہو جائے
نشیلی آنکھ والے تیری آنکھوں میں وہ مستی ہے!
سرِ محفل کسی مجبور کی فریاد کیا کرتی؟
زبانِ شمع بھی یاں بات کرنے کو ترستی ہے
امیں اپنا بنا کے تُو نے میری آبرو رکھ لی
نہیں تو ایک مشتِ خاک کی بھی کوئی ہستی ہے
افسانہ بن گئیں آخر وفائیں مرنے والوں کی
ہے جس کا ذکر گھر گھر آج یہ وہ کارِ ہستی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مرا ہونا نہ ہونا کیا ہمرا بننا بگڑنا کیا؟
حجابِ نیستی ہی میں تو پنہاں رازِ ہستی ہے

سبق آموزِ عبرت ہے فسانہ مرنے والوں کا
نظر کے سامنے اب آپ کے انجامِ ہستی ہے

اِسے دیوانگانِ عشق ہی کلثوم سمجھے ہیں
کہ ہُشیاری کسے کہتے ہیں کس کا نام مستی ہے؟

نہ ملی پناہ دل کو ترے حُسنِ بے اماں سے
مری حسرتوں کو روئے کوئی کہہ دے نوحہ خواں سے

کوئی کیا امّید رکھے ترے گلشنِ جہاں سے
کہ نکل رہی ہے بجلی مری شاخِ آشیاں سے

مری کشتِ آرزو پہ جو پڑیں تیری نگاہیں
تو بہار پھوٹ نکلے ابھی دامنِ خزاں سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی بجلیوں سے کہدے، یوں ہی پھونک دیں مجھے بھی
کہ بنی ہوئی ہوں میں بھی اُسی خاکِ آشیاں سے

ترے دیر اور حرم تو ہیں نشانِ راہِ منزل
تری منزلِ حقیقت ابھی دُور ہے یہاں سے

جو سمجھ کے پاشکستہ مجھے کارواں نے چھوڑا
تو لپٹ لپٹ کے روئی میں غبارِ کارواں سے

ترے ناوکِ نظر نے مرے دل سے کیا کہا ہے؟
کہ ملا رہا ہے آنکھیں وہ حیاتِ جاوداں سے

جو مچل رہے ہیں جلوے، مری چشمِ حق نما میں
ابھی دار کے ہوں ساماں کہیں کہہ دوں جو زباں سے

ترے حُسن کی حقیقت مرے عشق میں ہے مُضمر
مرا دل بھی کم نہیں ہے تری بزمِ لامکاں سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تیرے در کی ہے بھکارن، تیرے در پہ ہے سوالی
تری شاعرہ کو نسبت ہے ترے ہی آستاں سے

یہ سوز و سازِ حسن و عشق کا افسانہ ہو جائے
ٹپک کر شمع کا ہر اشک اگر پروانہ ہو جائے
فقط اس آسرے پر رات کاٹی شمع نے رو کر
کہ شاید صبح تک زندہ مرا پروانہ ہو جائے
کمالِ مے پرستانِ ازل کا پوچھنا کیا ہے؟
نظر جس سمت اُٹھ جائے اُدھر میخانہ ہو جائے
بہت آنکھیں لڑانے وادیٔ ایمن میں جاتا ہے
مزہ ہو ذوقِ نظّارہ اگر دیوانہ ہو جائے
لرزتے ہیں قدم ہر گام پر راہِ محبّت میں
مدد اس وقت کچھ اے ہمّتِ مردانہ ہو جائے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ چشمِ مستِ ساقی کی شگوفہ کاریاں دیکھو
نظر جس پھول پر پڑ جائے وہ پیمانہ ہو جائے

نظامِ بزمِ ساقیٔ ازل اک دم میں برہم ہو
مری توبہ اگر قفلِ درِ میخانہ ہو جائے

دلِ صد چاک کے ٹکڑے تری محفل میں لائی ہوں
زہے قسمت اگر منظور یہ نذرانہ ہو جائے

چلا ہے قافلہ سجدوں کا شوقِ جبہ سائی میں
الٰہی آج سر وقفِ درِ جانانہ ہو جائے

ہماری جبہ سائی پھر ہماری جبہ سائی ہے
جسے بت خانہ سمجھے ہیں درِ جانانہ ہو جائے

میں دامن پھاڑ کر چاک گریباں کو چھپاتی ہوں
یہ کھٹکا ہے کہیں رازِ جنوں افشا نہ ہو جائے

ہیں صدقے لاکھ جاں سے اس کی قسمت کے مقدر پر
میسر جس کو جیتے جی درِ جانانہ ہو جائے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ترا نقشِ قدم آغوش میں لے لے جو سجدوں کو
تو پھر ہر سجدہ میرا سجدۂ شکرانہ ہوجائے

ملّا نے روشنی آئی مجھے شمعِ حقیقت کی
مرے دِل کا ہر اک ذرّہ اگر پروانہ ہوجائے

چمک کر دشتِ ایمن کے ہر اک ذرّہ کو چمکا دے
تماشہ طور پر پھر جلوۂ جانانہ ہوجائے

دِلِ وارفتہ کی بے اختیاری دیکھ اے کلثوم
جو تُم دیوانہ کہہ دو تو ابھی دیوانہ ہوجائے

کعبہ بنایئے نہ کلیسا بنایئے
دِل کو تصوّرات کی دُنیا بنایئے

تصویرِ حُسن کھینچیے مجنوں کے بھیس میں
آیئنۂ خیال کو لیلا بنایئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حرص و ہوائے دارِ فنا سے غرض نہیں
دُنیا سے کھوئیے مجھے اپنا بنائیے
دیوانگیِ عشق کو رُسوا نہ کیجئے
لیلیٰ کو قیس، قیس کو لیلا بنائیے
ہے فطرتِ نظر کا تقاضا یہ بار بار
موسیٰؑ بنائیے، مجھے موسیٰؑ بنائیے
کیوں نظمِ حُسن و عشق کو تبدیل کر دیا؟
کس نے کہا تھا قیس کو لیلےٰ بنائیے؟
پہلے نظر کو طاقتِ نظّارہ دیجئے۔
پھر اختیار ہے، مجھے موسیٰؑ بنائیے
صدق و صفا کے سانچے میں پھر دل کو ڈھال کر
مہر و وفا کا گوہرِ یکتا بنائیے
جل کر بھی سوزِ عشق میں اُف تک نہ کیجئے
دل کو سکون و ضبط کا پُتلا بنائیے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کلثوم زندگی کا گذرنا محال ہے
دُنیا کو اک حسین تماشا بنائیے

اِک ایک دل کا داغ فروزاں کئے ہوئے
بیٹھی ہُوں شامِ ہجر چراغاں کئے ہوئے
اے عقل دُور باش کہ ہے منزلِ شہود!
آئینۂ خیال کو حیران کئے ہُوئے۔
ٹھہرا ہے دردِ عشق ہی جب مقصدِ حیات
پھر کیوں ہے مرے دِل کو پریشاں کئے ہوئے؟
آ اے خدنگِ ناز کہ ہیں زخمہائے دِل!
سامانِ صد بہارِ گلستاں کئے ہُوئے۔
مِٹتی ہے آج عہدِ گلستاں کی یادگار
ہر شاخِ گل ہے برق کو مہماں کئے ہُوئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دل ہے نہ اب جگر ہے سکوں ہے نہ اضطراب
ہے عشق مجھ کو بے سروساماں کئے ہوئے
کلثوم کا ذرا یہ شعورِ جنوں تو دیکھ
تارِ نفس ہے تارِ گریباں کئے ہوئے

تعمیرِ کائنات کے ساماں لئے ہوئے
آئی ہوں رازِ عالمِ امکاں لئے ہوئے
جاؤں کدھر میں کشتیِ ارماں لئے ہوئے
ہر ساحلِ مراد ہے طوفاں لئے ہوئے
جلوہ نظر فریب ہے دنیا ہے دل فریب
ہر آئینہ ہے دیدۂ حیراں لئے ہوئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خود بیں تو مرے شیوۂ تسلیم پہ نہ جا
بیٹھی ہوں رازِ عالمِ امکاں لئے ہوئے

ہر قطرہ ہے تلاطمِ دریا کی یادگار
ہر ذرّہ ہے خودِ بیاباں لئے ہوئے

شانِ جنوں تو دیکھئے اپنے سروں پہ آج
پھرتے ہیں مجھ کو خارِ بیاباں لئے ہوئے

اللہ رے دُعائے لبِ زخم کا اثر
"وہ خود ہی آ رہے ہیں نمکداں لئے ہوئے"

پُر داغ میرا دل نہ سہی بزمِ ناز میں
آیا ہزار شمعِ فروزاں لئے ہوئے

او بے نیاز دیکھ تری بزمِ ناز سے
جاتی ہوں عشق بے سر و ساماں لئے ہوئے

کلثوم کل وہ گذرے ہیں میرے قریب سے
آنکھوں میں اک شرارتِ پنہاں لئے ہوئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جو غمِ عشق کا نہ مزا جانے
لذّتِ زندگی وہ کیا جانے؟
پردۂ غیریت اُٹھا کر دیکھ
تُو ہی تُو ہوگا پھر خدا جانے
حاصلِ بخت نارسا سُن لے
تلخیٔ زیست کیا ہے کیا جانے؟
مانگتا ہے دُعائیں مرنے کی
دل کو کیا ہوگیا خدا جانے؟
اے غم دردِ عشق زندہ باد!
زندگی کو میری بلا جانے
وہ تمہیں سے تمہیں کو مانگے ہے
جو دُعا بن نہ مانگنا جانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حُسن کے افسانۂ کلیم و طور
دِل نے کیوں آہ کی؟ خدا جانے
محو تھی یادِ یار میں کلثوم
موت کب آ گئی خدا جانے؟

خزاں رسیدہ ہوں اِتنا کرم بہار کرے
کہ میری کشتِ تمنّا کو لالہ زار کرے
نہ ہوگی عشق کے پائے ثبات میں لغزش
چڑھائے دار پہ یا کوئی سنگبار کرے
کسے خبر تھی کہ دے گا فریب دِل سا رفیق؟
غلط ہے کوئی کسی کا جو اعتبار کرے!
فقط نگاہ کا پردہ ہے ورنہ حُسنِ یار
کب آشکار نہیں تھا جو آشکار کرے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کہو نظر سے بدل دے نظامِ عالم درد!
نہ میری طرح زمانے کو بے قرار کرے!

رُلانے شمع کو آئے نہ کوئی پروانہ
اگر وہ حُسن کو اپنے نہ آشکار کرے

فدا زمانہ ہے اِس طرز ناخدائی پر
کہ آپ ڈوب کے بیڑے کو اپنے پار کرے

نہ آؤ پردہ سے باہر مگر قصور معاف
وفورِ شوق سے کہہ دو نہ بے قرار کرے

وہ بھی تو شرارے سے کم نہیں کلثوم
جو مُسکرا کے گلستاں کو شعلہ زار کرے

حُسن جس رنگ میں بھی جلوہ نما ہوتا ہے
بندۂ عشق کی نظروں میں خُدا بنتا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سجدۂ عشق کو کیا کہئے کہ کیا ہوتا ہے
پھر وہ سجدہ جو تہِ تیغ ادا ہوتا ہے
جل اُٹھا سوزِ محبت سے ہر اک پروانہ
سوز ہی مسلکِ اربابِ وفا ہوتا ہے
دل کے ہوتے ہوئے کیوں طور پہ ہو بارشِ حسن
میں یہ کیا دیکھتی ہوں ہائے یہ کیا ہوتا ہے!
عشق یوں سجدۂ تعظیم پہ مجبور رہا
جلوۂ یار کے پردے میں خدا ہوتا ہے
رنگ لا کر ہی رہی فرصتِ خونباریٔ چشم
اب جو اشک ہے وہ فردوس نما ہوتا ہے
آپ ہی آپ نظر آئے حریمِ دل میں
یہ تصور میں خدا جانے کیا ہوتا ہے
شوق آزاد جو ہے توڑ کے قفس کو اڑ جا
سر کو بے فائدہ ٹکرانے سے کیا ہوتا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بادشاہی کا نتیجہ ہے گدائی کلثوم
کثرتِ زہد کا انجام ریا ہوتا ہے

بے کسوں کی آہ بھی وہ آہ پُر تاثیر ہے
آپ تو کیا آبدیدہ آپ کی تصویر ہے!

عاشقِ ناشاد وہ لذّت کشِ تعزیر ہے
جو نہ کی تھی کہہ دیا "یہ بھی مری تقصیر ہے"

حسرتیں سجدوں پہ سجدے کر رہی ہیں دل میں آج
جیسے آغوشِ تصوّر میں تری تصویر ہے

درد وہ کیا درد جو شرمندۂ درماں ہوا
آہ وہ کیا آہ جو منّت کشِ تاثیر ہے

دِل کے ارمانوں سے ہے آباد دُنیائے خیال
یا جہانِ آرزو اک عالمِ تصویر ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میرے مولیٰ کیوں ہے پھر میری خطاؤں پر نظر؟
بزمِ ہستی میں مرا آنا ہی جب تقصیر ہے
چل کے اب کعبہ میں دیکھیں تیرے جلووں کی بہار
دیر تو تیرے کرم سے عالم تصویر ہے
ہوشیار اے دامنِ عقل و خرد اب ہوشیار
آج پھر دستِ جنوں میرا گریباں گیر ہے
اب یہاں تک رنگ لائی ہے مری دیوانگی
ٹکڑے ٹکڑے ہر قدم پر حلقۂ زنجیر ہے
آج تو تیری جبیں ہے اور اُن کا آستاں
اوج پر کلثوم تیرا نیرِّ تقدیر ہے

راز کونین کی تصویر دلِ زار میں ہے
کچھ نہ ہونے پہ بھی سب کچھ مرے غمخوار میں ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جس کے دم سے تھی مرے دل کی اُمنگوں میں بہار
اب وُہی خونِ جگر دیدۂ خونبار میں ہے
آپ کے ہجر میں مر مر کے جیا کرتا ہے
سیرِ ہستیٔ و عدم میرے دلِ زار میں ہے
مر گئی فصلِ خزاں دیکھ کے بلبل شاید
ایک کمھلایا ہُوا پھول جو منقار میں ہے
خود تو پردہ میں ہے لیکن ہے دو عالم بہ نظر
اللہ اللہ یہ وسعت نگہِ یار میں ہے!
ہو نہ ہو کسی مہجور کی یادوں کا نشان
نقش دُھندلا سا کوئی چادرِ انوار میں ہے
ختم ہو سکتا نہیں سیلِ حوادث کا فشار
ایک رخنہ سا ابھی وقت کی دیوار میں ہے
جلوۂ طور کا ہو جاتا ہے دھوکا کلثوم
کس کے چہرے کی جھلک رونقِ گلزار میں ہے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عجب دنیا یہ دنیا ہے عجب دُنیا کا عالم ہے
جو کل نغمہ بہ لب تھا آج وہ مصروفِ ماتم ہے
سکوں ملتا ہے کس کو باغ ہستی کی ہواؤں میں
گریباں چاک گل ہے اور وقف گریہ شبنم ہے
تعجب ہے مجھے وہ کیوں چھپے بیٹھے ہیں پردے میں
ازل سے جن کا مشتاق اور شناسا سارا عالم ہے
جو وہ بے پردہ ہو جائیں تو اِک محشر کا عالم ہو
کہ جب اس پردہ داری پر تصدق سارا عالم ہے
عجب انداز بخشا ہے نگاہوں کے تصادم نے
وہی حالت تمہاری ہے وہی اس دل کا عالم ہے
ہزاروں انقلاب آئے نہ بدلی عشق کی فطرت
محبت مستقل غم تھا محبت مستقل غم ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سناتی ہوں جسے کلثوم دل کو تھام لیتا ہے
مرا افسانۂ غم بھی عجب افسانۂ غم ہے

کیسی دنیا کس کو عقبےٰ چاہیئے؟
آپ مل جائیں تو پھر کیا چاہیئے!
تکتے تکتے آنکھیں پتھرانے لگیں
اب تمہیں پردا اٹھانا چاہیئے
جلوہ فرما ہو کے یا شمس الضحیٰ!
دہر کی ظلمت مٹانا چاہیئے
یار سے ملنا اگر منظور ہے
اپنی ہستی کو مٹانا چاہیئے
میں پہنچ جاؤں دیارِ دوست تک
جذبِ دل اتنا سہارا چاہیئے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دل بھی حاضر، جان بھی موجود ہے
کہئے کہئے آپ کو کیا چاہیئے؟
خُلد سے مطلب نہ جنّت سے غرض
کیا کہوں زاہد مجھے کیا چاہیئے!
جس کے دل میں رہتے ہو آٹھوں پہر
کیا اُسی سے تم کو پردہ چاہیئے؟
ساقیِٔ ناز آفریں رندوں کی پیاس
آتشِ تر سے بجھانا چاہیئے
مرچکی کلثوم تم پر مرچکی
ہو چکا جو کچھ کہ ہونا چاہیئے

کرو تم لاکھ تدبیریں تو کیا ہے
وہی ہو گا جو قسمت کا لکھا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عجب کچھ سوز اس نے میں بھرا ہے
یہ کس ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے
دلِ مشتاق کی جرأت تو دیکھو
تمہارے دیکھنے کا حوصلہ ہے
وہ مل جائیں تو پھر کیا جانیں کیا ہو؟
تصوّر ہی میں جب اتنا مزا ہے
کہوں کلثوم کیا فرقت کا عالم؟
دل اپنا اِن دنوں ماتم سرا ہے

کھنچ کھنچ کے دل میں رہ گئی تصویر یار کی
بن بن کے کیسی بگڑی ہے صورت قرار کی
اپنی یہی بساط تھی جو نذر یار کی
قربان پہلے دل کیا پھر جاں نثار کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آنے سے جس کے دو وقت بڑھیں بیقراریاں
زندہ مثال ہے وہ دل بے قرار کی!

پالا کسی نے اور کسی نے مٹا دیا
مٹی خراب ہے۔ دلِ امیدوار کی

موسیٰؑ کو جس کے جلوے نے بیہوش کر دیا
قرآن کی قسم وہی صورت تھی یار کی

بے چین، بے قرار، پریشان مضطرب
اتنے خطاب پائے ہیں الفت میں یار کی

کلثومؓ جس میں رضیہؓ و خولہؓ تھیں سربلند
تو بھی تو خاک ہے اسی اجڑے دیار کی

کون آگاہ نہیں شمع سے پروانے سے؟
بدظنی کیوں ہے اُنہیں پھر مرے افسانے سے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شمع سے پوچھئے یا پوچھئے پروانے سے
کیا جلانے سے ملا؟ کیا رلا جل جانے سے؟

لاج رکھ لی میرے داتا نے میری رندی کی
مئے ٹپکنے لگی انگور کے ہر دانے سے

کعبہ سے روٹھ کے بت آئے صنم خانے میں
اب کہاں روٹھ کے جائیں گے صنم خانے سے؟

میکدہ سے تیرے میخوار کدھر کو آئیں؟
تو نے کعبہ سے پکارا کہ صنم خانے سے؟

ہم تو چکھنے بھی نہ پائے تھے ابھی اے ساقی!
وائے تقدیر نکلنا پڑا مے خانے سے

پھر نہ ہو جائیں کہیں دار و رسن کے ساماں
آپ للہ نہ الجھیں کسی دیوانے سے

حکم یہ عام ہے کلثوم مرے ساقی کا
کوئی محروم نہ رہ جائے مرے میخانے سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دولت انہیں دے منعم طالب ہیں جو دولت کے
ہم لطف کے سائل ہیں، بندے ہیں محبت کے

جب آنکھوں میں آ بیٹھے پلکوں کی پڑی چلمن
اے شرم کے دِلدادہ! صدقے تیری غیرت کے

ہے ناز مجھے اپنی برگشتہ نصیبی پر
چکر میں فلک بھی ہے آگے مری قسمت کے

ہر آن ہر اک لحظہ فریاد ہے ہونٹوں پر
کیا جانیں کہاں گم ہیں دن لطف و مسرت کے

کلثوم ان آہوں کو دنیا نے غلط سمجھا
در اصل یہ جھونکے ہیں دامانِ محبت کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رشتہ پُرانا عرش نشینوں سی جوڑیئے
بجلی کے ساتھ کھیلئے تاروں کو توڑیئے

سجدے اگر نہیں ہوئے مقبولِ بارگاہ
حاصل نہ ہوگا کچھ بھی اگر سر بھی پھوڑیئے

دل کو غریب جہان کے دُھتکار دیئے ہیں
سائل کو اپنے در سے نہ مایوس موڑیئے

ہے ہمنوائے صُور، صدائے شکستِ دل
للہ میرے شیشۂ دل کو نہ توڑیئے

طوفانِ غم سے کھیلئے کشتی بڑھایئے
موجوں کی طرح سر کو نہ ساحل سی پھوڑیئے

سعیِ عمل کو شاہدِ مقصد بنایئے
قسمت کے شکوہ اور شکایت کو چھوڑیئے

کلثوم زندگی بھی ہے شرحِ شکستِ و ریخت
آئینۂ حیات کو ہنس ہنس کے توڑیئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جب یہ سوچا کہ ماسوا کیا ہے؟
یہ نہ سمجھا، یہ سوچنا کیا ہے؟
شدّتِ غم سے یہ بھی ہوش نہیں
درد کیا چیز ہے دوا کیا ہے!
شکل سائل سوال ہوتی ہے
پوچھتے کیا ہو مدّعا کیا ہے؟
دل جو رو یا تو موت ہنسنے لگی
اے محبّت! یہ ماجرا کیا ہے؟
اُلجھنیں اور بڑھ گئیں دل کی
حُسنِ برہم کا مدّعا کیا ہے؟
حشر پر منحصر ہو جس کی اُمید
اُس سے پوچھو کہ آسرا کیا ہے!
دولت دوجہان کو ٹھکرا دے
بندۂ عشق دیکھتا کیا ہے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

طُور سے پوچھ اہل طُور سے پوُچھ
طالب دید کی سزا کیا ہے؟
زندگی اک فریب ہے کلثوم
ناسمجھ یہ سمجھ رہا کیا ہے؟

علاقہ کیا مرے دل کو فریبِ رنگِ محفل سے
باندازِ غلیلا نہ چلی کترا کے باطل سے
چُرائے آنکھ، منہ پھیرے نزاعِ حق و باطل سے
دبے پاؤں گزر جاتی ہوں اس پُر خار منزل سے
وہ موجیں جن کی طوفاں خیز یاں اک دفترِ غم ہیں
فنا کے گھاٹ اُتر جاتی ہیں وہ ٹکرا کے ساحل سے
کہاں جاتی ہو اے موجہ، ذلیل و خوار ہونے کو؟
جو ہو پروردہ طوفاں اُسے کیا کام ساحل سے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بدلتے ہی نظامِ عشق نظمِ حُسن بھی بدلا
گریباں چاک وہ نکلا تڑپ کر کوئی محمل سے

چلا جاتا ہے اپنی دُھن میں دیوانہ تو جانے دیں
جناب خضر کیوں اُلجھیں کسی سرگشتہ منزل سے

دلِ دیوانہ کی بے اختیاری دیکھ اے کلثوم
کہ تھوڑی دور جا کر پھر پلٹ آتا ہے منزل سے

یہ کرم بھی تیرا قیامت ہے
دوسری یہ ستم کی صورت ہے

کیوں نہ ہوں گرم میرے اشک رواں
عشق کی سینے میں حرارت ہے

کہیں ملتا نہیں نشانِ قدم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جان دیدی یہ کہہ کے عاشق نے
تو نے دی ہے، تیری امانت ہے

رازِ دل میری بیقراری سے
ہو گیا منکشف ندامت ہے

دیر ہو یا حرم ہو کچھ بھی ہو
میں سمجھے دیکھ لوں یہ حسرت ہے

مجھ سے شاید ہے ترے دل میں غبار
کچھ مکدّر مری طبیعت ہے

میرا حالِ تباہ سن لیجے
یہ شکایت نہیں حقیقت ہے

ظلم ہو یا کرم ہو اے کلثوم
وہ جو کچھ بھی کریں غنیمت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر عمل میرا رہینِ کوشش ناکام ہے
گردشِ تقدیر میری مفت میں بدنام ہے

خاموشی چھائی ہوئی ہے موت کا ہنگام ہے
میری صبحِ زندگی کی آخری یہ شام ہے

صبح جب تک صبح ہے شام جبتک شام ہے
لفظ بے معنی یہ شورِ گردشِ ایام ہے

خود پرستی پر ہی کیوں طعنہ زن ہوتا ہی تو!
خود پرستی ہی کا واعظ حق پرستی نام ہے

بے خودی میں کر رہی ہوں کوئے جاناں کے طواف
میری عریانی ہی میرے واسطے احرام ہے

عفو کے قابل نہ ٹھہریں عشق کی مجبوریاں
دار پر دی جان جس نے آج تک بدنام ہے

مجھ پہ کتنا ہی ستم ہو مجھ پر کتنی ہی جفا
دل میں تیری یاد ہے لب پر تیرا ہی نام ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آج یوں کلثوم ہے نغمہ طرازِ معرفت
لوگ کہتے ہیں کہ ایسی شاعری الہام ہے

سُوئے دل جو نگاہ ہوتی ہے
بخدا بے پناہ ہوتی ہے
کون شاہد ہے غم کے ماروں کا؟
ہاں شبِ غم گواہ ہوتی ہے
حُسن کی معرفت نہیں جس کو
اُس کی دنیا سیاہ ہوتی ہے
خُود بخود جھکتی ہے جہاں پہ جبیں
وہ تیری بارگاہ ہوتی ہے
میں جہاں سر جھکا کے نازاں ہُوں
وہ تیری ہی بارگاہ ہوتی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میری جانب کبھی کبھی ان کی
اتفاقاً نگاہ ہوتی ہے
زندگی کو نہ دے کوئی الزام
زندگی بے گناہ ہوتی ہے
حسن کی ہر اک جھلک میں اے کلثوم
صورت اشتباہ ہوتی ہے
ڈگمگاتا ہے دل جہاں کلثوم
وہ محبّت کی راہ ہوتی ہے

جنوں کا ساتھ دینا میری خودداری کو مشکل ہے
بحمداللہ اپنے دل پہ قابو مجھ کو حاصل ہے
تلوّن سے تمہارے روزگارِ سفلہ پرور بھی
خدا کی شان میرے حال پہ ہنسنے کے قابل ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تمہارے ظلم بیجا سے کچھ ایسا تنگ آیا ہے
دلِ ایذا طلب بھی اب خودکشی کرنے پہ مائل ہے

لئے جاتی ہوں کشتی آپ ہی گرداب کی جانب
مری آنکھوں میں ہر موجِ بلا آغوشِ ساحل ہے

سفینہ میرے دل کا ہے رواں بحرِ محبّت میں
تلاطم کا یہ عالم ہے کہ ہر گرداب ساحل ہے

لگا ہیں مضطرب، خاطر پریشاں، غمزدہ کلثوم
اگر جینا اسی کا نام ہے تو سخت مشکل ہے

سفینہ دل کا ہے اور قلزمِ محبّت ہے
یہ وہ مقام ہے، ہر رنج جس میں راحت ہے

خموش رہ نہیں سکتی کہ بات جاتی ہے
زباں جو کھولوں تو افشائے رازِ الفت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ اضطرابِ فدا جس پہ گردشِ افلاک
وہ شامِ ہجر کہ جس کی سحر قیامت ہے
جفائے حسن اگر صبر آزما ہے تو کیا؟
ازل سے خوگرِ غم بندۂ محبّت ہے
ہر ایک صاحبِ عقل و خرد ہے دیوانہ
عجیب عشق کے مذہب کی رسم و ملّت ہے
تھپک تھپک کے سُلایا اجل نے شامِ الم
کھُلی جو آنکھ تو دیکھا بپا قیامت ہے
سوئے حرم کبھی جاتی ہوں سوئے دیر کبھی
تلاشِ دوست میں دیوانوں کی سی حالت ہے
وصالِ موت ہے اور ہجر زندگی کلثوم
خرد سے دور یہ فرمودۂ محبت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یار کا جلوہ ہر اک گُل میں نظر آیا مجھے
عالم دل شورِ بلبل میں نظر آیا مجھے

مجھ کو ہر ذرّے پہ دھوکا ہو گیا خورشید کا
جز میں جو دیکھا وُہی کُل میں نظر آیا مجھے

عالم مستی میں بیگانہ یگانہ ہو گیا
کیا تماشہ نشۂ مُل میں نظر آیا مجھے

جانے کس کا فیض ہے میرا دلِ شوریدہ خو
حلقۂ صبر و تحمّل میں نظر آیا مجھے

اس کو اے کلثوم کہتے ہیں نظر کی ژرفگی
اِک سکوتِ مستقل غُل میں نظر آیا مجھے

تخریب چاہئے کبھی تعمیر چاہئے
ہاں خواب زندگی کی یہ تعبیر چاہئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کسبِ کائناتِ دہر میں رہنا ہے دمبدم
گھر کیا بنائیں قبر کی تعمیر چاہئے

آئینہ اپنا دیدۂ حیراں جو بن گیا
پُتلی کے بدلے یار کی تصویر چاہئے

دیوانگی کی قید ہے پابندیٔ جنوں
رہنے کو اپنے خانۂ زنجیر چاہیے

اس رشکِ مہ کو خواب میں دیکھا تو ہی مگر
یوسفؑ سے ایسے خواب کی تعبیر چاہئے

منظور خاکسار کو اپنا فروغ ہے
کلثوم ہم کو خاک سے اکسیر چاہئے

تائیدِ ایزدی میری حاجت کے ساتھ ہے
مشکل میں دستگیر یداللہ کا ہاتھ ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

طوقِ حرم ہے ہاتھ میں اس بت کا ہاتھ ہے
راہِ خدا میں واہ عجب سنگ ساتھ ہے!

کانوں میں آرہی ہے لبِ گور سے صدا
بس چھوڑ سب کو کون یہاں کس کے ساتھ ہے؟

صدقے ہیں پنجتن کے ہے اللہ دستگیر
گر پانچ انگلیاں نہ ہوں بدزیب ہاتھ ہے

لاریب کائنات پہ حاوی وہی ہوا
جس ہاتھ میں خدائے دو عالم کا ہاتھ ہے

کلثوم تجھ سے وہ بھی نہیں ہیں کبھی جدا!
اُن کا بھی ذکر تیرے فسانے کے ساتھ ہے

دِل لیتے نہیں میرا، دِلدار ہیں کیسے
معلوم نہیں دِل اُنھیں درکار ہیں کیسے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کہتے ہیں مریضوں کو ترے دیکھ کے عیسیٰؑ
مرتے ہیں نہ جیتے ہیں یہ بیمار ہیں کیسے؟
موسیٰؑ تو ہوئے سیر پر ان کو نہیں سیری
اے جاں ترے طالبِ دیدار ہیں کیسے؟
سمجھاؤ کوئی حضرتِ ناصح کو تو آ کر
دیوانوں سے لڑتے ہیں یہ ہوشیار ہیں کیسے!
جنّت کی فضاؤں میں بھی جلتی ہے طبیعت
اے عشق ترے بھیس میں آزار ہیں کیسے؟
نفرت بھی نہیں ہے محبّت بھی نہیں ہے
میں سمجھی نہیں آپ طلبگار ہیں کیسے!
مل جائے اگر مفت تو چھوتے بھی نہیں ہیں
نادان ترے دل کے خریدار ہیں کیسے
کلثوم ہماری غزلِ تازہ سنا کر
پوچھے کوئی اُن سے کہ یہ اشعار ہیں کیسے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ کون ہے اب جس سے ملے داد ہماری؟
سُنتے ہی نہیں آپ جو فریاد ہماری

جب یاد کیا ہے تو بُرے طور سے ہمکو
اچھّا ہوا تُم بھول گئے یاد ہماری

جاتے ہیں یہ کہتے ہوئے دُنیا سے مسافر
اُجڑی ہوئی بستی ہوئی آباد ہماری

چہرے پہ کسی طرح کوئی رنگ نہ ٹھہرا
مٹ مٹ گیا تصویر پہ بہزاد ہماری

جو ہم کو مٹاتے ہیں کوئی کہہ دے یہ اُن سے
اُفتادۂ دو عالم ہے یہ افتاد ہماری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

محافظ ہر انساں کا ہر آن تو ہے

خداوند عالم نگہبان تُو ہے

شرف نطق سے آدمی کو ملا ہے

یہ اک بات سُن رکھ جو انسان تو ہے

ہیں آگاہ تجھ سے میں واقف ہُوں تجھ سے

نہ بیگانہ میں ہُوں، نہ انجان تو ہے

ہوئی جس سے دینِ محمدؐ کی سبقت

علیؑ ولی وہ مسلمان تو ہے!

یہ کیا ذکر چھیڑا یہ کیا بات کہہ دی؟

پریشان میں ہوں، پریشان تو ہے

میں کلثوم ہوں تیرے در کی بھکارن

مجھے دیکھ کر یوں ہی حیران تو ہے!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لیتا ہی مگر جب کوئی نامِ حسینؑ
ہم اہلِ خرابات بھی جھک جاتے ہیں

جوشؔ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سلام (۱)

راکبِ دوشِ محمدؐ، زینتِ بیت الحرام
حیدرِ صفدر علیؑ شاہِ عالی مقام

ہے تصور دل میں اب مولا علیؑ کا صبح و شام
کھینچ لی میں نے اِس آئینہ پہ تصویرِ دوام

آ رہا ہے کون ایسا خاصۂ ربُ الانام
اے مہِ نو ہو رہے ہیں کس کو جھک جھک کر سلام

مژدہ باد اے مومنو قبلہ نما پیدا ہُوا
ہو مبارک زچہ خانہ بن گیا بیتُ الحرام

کعبہ میں نازل ہوا قرآنِ ناطق عرش سے
کعبہ میں پیدا ہُوا وہ خاصۂ ربُ الانام

بو الحسنؑ زوجِ بتولؑ اور خاص دامادِ رسولؐ
یعنی سلطانِ عرب، شاہِ نجف، کُل کا امام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

قبلہ وکعبہ دو عالم کے رسول اللہؐ ہیں
ہے مگر قبلہ نما ذاتِ علیؑ بھی لا کلام
ایک جا ہے مشرق و مغرب مرے خورشید کا
مولد و مشہد مرے مولاؑ کا ہے بیتُ الحرام
تشنہ گانِ معرفت کیوں اس قدر بے تابیاں؟
حوضِ کوثر پر ملے گا بادۂ کوثر کا جام
مشکلیں حل ہوں مدد کو غیب سے آئیں حضورؐ
دیکھ لے، لیکن علیؑ مرتضیٰؑ کا کوئی نام
روز روشن مومنوں کا بن گیا روزِ سیاہ
چھپ گیا مہرِ امامت ہو گئی دنیا میں شام
اپنے آقا سے بچھڑنے کی یہی تاریخ ہے
حشر کا دن ہے ہمیں اکیسویں ماہِ صیام
سجدہ گاہِ مومنیں ہر ذرۂ خاکِ نجف
روز و شب روحِ علیؑ پر صد صلوٰۃ و صد سلام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دل میں ہے کلثوم روشن نامِ مولای علیؑ
ہے میرا سارا اثاثہ ایک یہ نقشِ دوام

سلام (۲)

امیر المومنین حیدر لقب شیرِ غضنفر ہے
نصیری کا خدا، نامِ خدا۔ جانِ پیمبرؐ ہے
یہ مانا ہم نے بے حد تابشِ خورشیدِ محشر ہے
مگر کیا غم کہ سر پر سایۂ دامانِ حیدرؑ ہے
نجف کی خاک بھی اکسیر سے بہتر ہے برتر ہے
گدا مولیٰ علیؑ کا بادشاہِ ہفت کشور ہے
قناعت اپنا شیوہ ہے زباں پر شکرِ داور ہے
غنیمت ہے بہت کچھ ہے ہمیں جتنا میسّر ہے
علیؑ دستِ خدا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ ہے
علیؑ مشکل کشا خیبر شکن مولائے قنبرؑ ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گُلِ نورِیں جہاں کا ہے کہ یا ربُ روئے انور ہے!
یہ کیا ہے سُنبلِ جنّت ہے، یا زُلف معنبر ہے؟
مدینہ عِلمِ خالق کا اگر قلبِ پیمبرؐ ہے
تو پھر بابِ مدینہ کون ہے؟ حیدرؑ ہی حیدرؑ ہے
شفاعت کیلئے حامی مرا سِبطِ پیمبرؐ ہے
کِسے کھٹکا ہے دوزخ کا، قیامت کا کسے ڈر ہے؟
علیؑ مولائے عالم ہے، علیؑ خاقانِ خیبر ہے
علیؑ ہے والیٔ جنّت، علیؑ ساقیٔ کوثر ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ پر جان دی، جنّت ملی حُرؑ کو
دھنی تقدیر کا ہے، اور قسمت کا سِکندر ہے
بدل جائے ستارہ میری قسمت کا تعجّب کیا؟
علیؑ کے اک اشارہ میں پھرا خورشید خاور ہے
الٰہی کس کی آمد ہے جناں میں حوضِ کوثر پر
یہ موجِ کوثر و تسنیم کیوں آپے سے باہر ہے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فرشتوں نے کہا جب حُرؑ کو دیکھا لشکرِ دیں میں
خدا کی شان تو دیکھو، جو بدتر تھا وہ برتر ہے

اشاروں سے بتاتے ہیں، شہِ دینؑ تشنہ کاموں کو
وہ ہے باغِ جنّت، غازیو دیکھو وہ کوثر ہے

محبّانِ علیؑ مقبولِ درگاہِ خداوندی
جو دشمن ہے علیؑ کا پیشِ حق کافر سے بدتر ہے

گلوئے شاہؑ پر خنجر ہے اور قاتل ہے سینے پر
یہ عاشورے کا دن ہے، اے خدا یا روزِ محشر ہے!

کہا شہؑ نے جو اکبرؑ کی طرف فوجِ لعیں آئی
ارے کس کو مٹاتے ہو یہ تصویرِ پیمبرؐ ہے

محبّانِ علیؑ اس شان سے آئے قیامت میں
کہ دل پر ہاتھ لب پر نعرۂ اللہ اکبر ہے

کہاں میدانِ محشر اور کہاں کلثوم کی ہستی
یہ فضلِ کبریا ہے اور لطفِ شاہِ خیبرؑ ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سلام (۳)

وہ جانِ مصطفائی زورِ بازوئے رسالت ہے،
جسے سایہ میں تلواروں کے سونا خوابِ راحت ہے،

کِسے کھٹکا ہے لحد کا اور کسے خوفِ قیامت ہے،
خُدا رکھّے مرا حامی علیؑ شاہِ ولایت ہے،

مُنوّر ہیں در و دیوار انوارِ ولایت سے!
کہ آج آغوش میں کعبے کے خورشیدِ امامت ہے،

زمینِ کربلا پر خُلد کو کیوں رشک ہوتا ہے؟
مقدّر اپنا اپنا ہے یہ اپنی اپنی قسمت ہے

سلیمانؑ کر دیا حضرتِ نے ایک خاتم کی سائل کو
علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کہاں حاتم کو نسبت ہے

مُحبوں کو بچا کر دشمنوں کو قتل کرتی ہے
علیؑ کی تیغ ہے یا کوئی معیارِ عدالت ہے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیامِ صد اجل لے کر چلی ہے فوجِ اعدا میں
تری تلوار میں بھی الحمد للہ کیا قیامت ہے!

محبّانِ علیؑ کی کیفیت کا پوچھنا کیا ہے!
زباں پر نام، دل میں یاد اور آنکھوں میں صورت ہے

پسِ مُردن لحد کو میری تاریکی سے کیا نسبت!
خدا رکھے مرا داغِ محبّت، شمعِ تربت ہے

میں آنکھوں سے لگاؤں دل میں رکھ لوں ایسے خاروں کو
کہ جن خاروں کو پائے شاہؑ سے صاحب سلامت ہے

یہ کس کا خونِ ناحق رنگ لایا ہے زمانہ میں؟
ذرا دیکھو نمایاں کیوں شفق کی سُرخ رنگت ہے،

جو تیر آیا، یہ کہہ کر رکھ لیا حضرتؑ نے سینے میں
ہمارے خانۂ دل میں تمہاری آج دعوت ہے

جنابِ فاطمہؑ نکلی ہیں لے کر لاشۂ اصغرؑ
یہ اک محشر میں محشر ہے قیامت میں قیامت ہے،

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ ہو کلثوم کیوں تاریک عالم اپنی نظروں میں
کہ جب آنکھوں سے پنہاں شاہدِ مقصد کی صورت ہے

سلام (۱)

فتح اُن کے ہاتھ سے مجرائی خیبر ہو گیا
قطع جن کی تیغ سے جبرئیل کا پر ہو گیا
آج پیدا بُت شکن کعبے کے اندر ہو گیا
لو پرانا بُتکدہ اللہ کا گھر ہو گیا
اے شفیع المذنبین! اے رحمۃ للعالمین!
امّتِ مرحومہ کا شیرازہ ابتر ہو گیا
بادہ کش پھبتیاں کستے ہیں ان کو دیکھ کر
اب چھلکنے ہی کو ہے لب ریز ساغر ہو گیا
کیا مدینہ ہو کے آتی ہے تو اے بادِ بہار
تیرے جھونکوں سے مشامِ دل معطّر ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تو نے دستِ ناز سے جب اک اشارہ کر دیا
سب نے دیکھا چاند دو ٹکڑے فلک پر ہو گیا

آنکھیں جھپکائیں یدِ بیضا نے جلوہ دیکھ کر
ہاتھ کا ہر سنگریزہ مہرِ انور ہو گیا

منزلِ عشقِ نبیؐ اک آن میں طے ہو گئی
میرے دل کا شوق، میرے دل کا رہبر ہو گیا

اتنا سن کر حشر کے دن ہو گا دیدارِ نبیؐ
کشتۂ ہجرِ نبیؐ مشتاقِ محشر ہو گیا

وادیٔ عشقِ نبیؐ میں جیسے ہی رکھا قدم
مجھ کو میرے پاؤں کا ہر نقش رہبر ہو گیا

عاصیوں کو حشر میں گونہ تسلّی ہو گئی
جب سروں پر سایۂ دامانِ حیدرؑ ہو گیا

بخششِ سائل کو انگوٹھی جب سے اے دستِ خداؑ!
رشکِ ایوانِ سلیماںؑ آپ کا در ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خیبر و خندق ہی پر کیا منحصر ہے یا علیؓ
آپ ہی کے ہاتھ سے ہر معرکہ سر ہو گیا

اس کے رُتبے کا ٹھکانا کیا ہو جس کا ایک وار
دونوں عالم کی عبادت کے برابر ہو گیا

فیض ہے یادِ قسیم کوثر و تسنیم کا
جو گرا آنکھوں سے آنسو آبِ کوثر ہو گیا

کیسے کیسے معرفت والے تھے اصحابِ رسولؐ
ہر عمل سے حق کے راضی ربِّ اکبر ہو گیا

کوئی سر سے پاؤں تک ایمان سے معمور تھا
اور کوئی شاملِ آلِ مطہّر ہو گیا

کربلا والے گلے مل مل کے ہوتے تھے فدا
جاں نثاروں کو ہلالِ عید خنجر ہو گیا

خواب میں رویا کی لے لے کے بلیں نامِ حسینؑ
دیکھ بیداری قسمت دیدۂ تر ہو گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آسماں کی روتے روتے لال آنکھیں ہو گئیں
جب تہال باغ زہرا خون میں تر ہو گیا
ہاتھ ملتی ہی رہیں موجیں لبِ دریا مگر
ذبح پیاسا مالک تسنیم و کوثر ہو گیا
اے لفیری کے خدا میری طرف بھی اک نظر
مژدہ اے کلثوم میرا بخت یاور ہو گیا

سلام (۵)

نہ کوثر کی طلب ہم کو، نہ ہم جنّت کے خواہاں ہیں
ہمارا مامن و ملجا شہِ بطحا کی گلیاں ہیں
رہیں گے سرنگوں محشر کے دن تک مرحب و عنتر
کچھ ایسے ذوالفقار حیدری کے ان پہ احساں ہیں
ہوا ہے عقد کس نوشاہ کا عرشِ معلیٰ پر
فرشتوں میں یہ باہم کیسی رنگ رلیاں ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ جائیں گے بخف سے باغِ جنّت میں نہ جائینگے
یہیں جنّت کی راہیں ہیں یہیں بخشش کے ساماں ہیں

لعیں کہتے تھے ہم تو ہم قضا بھی لوٹ ہے اِس پر
قیامت کی ادائیں ذوالفقارِ شہ میں پنہاں ہیں

کہاں حاتم کہاں رستم کہاں ہم شکل پیغمبر
سخی ابن سخی ہیں، شیر ابن شیر یزداں ہیں

نہ کیوں کون و مکاں سر کو جھکا دیں ان کو قدموں پر
کہ وہ کلثوم کے مولا ہیں ان کے سب پہ احساں ہیں

سلام ۶

فردوس تشنہ جن کے ہے دیدار کے لئے
وہ پھول چاہئیں گل و گلزار کے لئے

ہونے کو یوں کلیم بھی عیسیٰ بھی ہیں مگر
بخشش کا تاج ہے مرے سرکار کیلئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کعبہ ہے، کربلا ہے، مدینہ ہے طوس ہے
کیا کیا علاقے ہیں تری سرکار کیلئے
پردے پڑے ہوئے ہیں تری جلوہ گاہ میں
یہ اہتمام طالب دیدار کے لئے!
جائے نہ دردِ ہجر شہ بوترابؑ کا
تریاق ہے مرے دلِ بیمار کیلئے
آتا تھا کون حیدرؑ و صفدر کے سامنے
لاتی تھی موت گھیر کے تلوار کے لئے
دونوں جہاں کی دیدی عبادت رسولؐ نے
کس کو، علیؑ کو، کاہیکو، اک وار کے لئے
تیغ علیؑ! عدو ہی نہیں تیرے پا مرید
محشر تلے بھی قدم تیری رفتار کے لئے
پابند کیوں یزید ہو صوم و صلوٰۃ کا
طاعت نہ جب کہ فرض ہے میخوار کیلئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

داغِ غمِ حسینؑ مجھے کیوں نہ ہو عزیز
مشعل ہے یہ لحد کی شبِ تار کے لئے

تیغِ علیؑ نہیں ہے یہ دستِ حسینؑ میں
پیکِ اجل ہے لشکرِ کفّار کے لئے

باغِ علیؑ کے لٹنے پہ میں ہی نہیں ملول
شبنم بھی روتی ہے اُسی گلزار کے لئے

زندانِ اہلِ بیتؑ کا کیا حال ہو بیاں؟
یہ نقش اور اُن درودیوار کے لئے!

کیسا علاج کس کی تسلّی، کہاں دوا!
تھا طوق، حلقِ عابدؑ بیمار کے لئے

کلثوم اہلِ بیت میں خورشیدِ کائنات
وہ روشنی ہیں دیدۂ بیدار کیلئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سلام (۷)

ہے کعبہ وہ دل جس میں شبیرؑ کی اُلفت ہے
دن ہے تو عبادت ہے شب ہو تو عبادت ہے

شمعِ گلِ زہراؑ کے پروانوں کا کیا کہنا
ہر قطرۂ خوں جن کا پروانۂ جنّت ہے

سر جھکتے ہیں شاہوں کے شاہا تری تُربت پر
آباد مجنُوں سے تیرا درِ دولت ہے

ہے جس کی عبادت پر خود نازِ عبادت کو
اے جان و دلِ زہراؑ وہ تیری عبادت ہے

دنیا نے بہت سمجھا پھر بھی نہ کچھ سمجھی
تو کون ہے تو کیا ہے کیا تیری حقیقت ہے

ہے کون حسینؑ آخر میں تم کو بتاتی ہُوں؟
قرآنِ الٰہی کی سب سے بڑی آیت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر دل کی امانت ہے، یہ نامِ حسینؑ اب تک
کلثومؑ دو عالم کی اس نام سے عظمت ہے

سلام (۸)

لٹا یا مال، دی جان، حق نگر ہے
شہادت ہی تیری فتح و ظفر ہے
غمِ حسینؑ میں جو ہو نہ محزوں
وہ دل ہرگز نہیں پتھر حجر ہے
سکینہؑ شام میں کہتی تھیں رو رو
دکھا دو کس جگہ بابا کا سر ہے؟
دُر اشکِ عزا کیا تیرا کہنا
جو ہے مرغوبِ رب تو وہ گہر ہے
کہا زینبؑ نے یہ شمرِ لعیں سے
کسے کرتا ہے ذبح کچھ خبر ہے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

محمدؐ مصطفےٰؐ کا ہے نواسا
علیؑ مرتضےٰؑ کا یہ پسر ہے
جلا اسلام کو دی اپنے خوں سے
ارے شبیرؑ یہ تیرا جگر ہے
بظاہر سبز ہے پُر خون ہی مہندی
غمِ شبیرؑ کا دل پر اثر ہے
مسلمان کیسے تھے جو دیکھتے تھے
نبیؐ کا سارا کنبہ ننگے سر ہے
کنیزانِ حسینؑ ہیں ہو کلثوم
تمہیں کیا خوف گر نارِ سقر ہے

ولادت علیؑ مرتضیٰؑ

خیر مقدم ہو رہا ہے جابجا کس واسطے؟
چل رہی بادِ جنت کی ہوا کس واسطے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مست ہے بادِ صبا کس کی خوشی میں آج یوں
جھومتی ہے آسمان پر یہ گھٹا کس واسطے ؟
جس طرف دیکھو کھِلے ہیں پھول رنگا رنگ کے
اس طرح گلزارِ ہستی ہے سجا کس واسطے ؟
محوِ عشرت کیوں ہیں مومن کونسی یہ عید ہے ؟
یہ مبارکباد کا ہے ، غلغلہ کس واسطے ؟
بھر رہے جامِ گُل میں کیوں شرابِ معرفت
ساغرِ مئے غنچہ ہے بنا کس واسطے ؟
پتے پتے پر چمن میں کیوں یہ چھائی ہے بہار
سرخ ہے جوشِ مسرت سے حنا کس واسطے ؟
آج کعبے میں علی مرتضیٰؑ پیدا ہوا
زوجِ زہراؑ و وصیِّ مصطفیٰؐ پیدا ہوا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مخدومۂ عالمؑ

خاتونِ خُلد بنتِ پیمبرؐ ہیں فاطمہؑ
نورِ خدا ہیں زوجۂ حیدرؑ ہیں فاطمہؑ
رُتبے ہیں فخرِ مریمؑ و حواؑ بتولؑ میں
ارض و سماء کا نور یہ دُختِ رسولؐ میں
پیارے نبیؐ کی آنکھ کا تارا تھیں نور تھیں
ایمانؐ آگہی کا مقدّس ظہور تھیں
شوہر وحید عصر، پدر مقتدای خلق
دونوں پسر جناب کے ہیں رہنمای خلق
کیا شان بنتِ احمدِ مرسلؐ نے پائی ہے
خالق کے گھر سے چادرِ تطہیر آئی ہے
حور و ملک ہیں تابعِ فرمانِ فاطمہؑ
پیغمبرِ زماںؐ ہیں ثنا خوانِ فاطمہؑ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آتی تھیں جب حضورؐ کی تسلیم کے لئے
اُٹھتے تھے خود رسولؐ بھی تعظیم کے لئے
اپنی جگہ بٹھاتے تھے سردارِ انبیاءؐ
بوسہ جبینِ پاک پہ دیتے تھے مصطفیٰؐ
گلزارِ خُلد سایہ ہے اس ایک پھول کا
کتنا بلند رتبہ ہے بنتِ رسولؐ کا
کلثوم میری جاں ہے طلبگارِ فاطمہؑ
ہوں میرے بھی نصیب میں انوارِ فاطمہؑ

علمدارِ کربلاؑ

اے علمدارِ جری، لختِ دلِ شیرِ خداؑ
تا ابد روشن رہیگی تجھ سے تنویرِ وفا
اے گلِ بستانِ حیدرؑ اے بہارِ مرتضیٰؑ
تیری قسمت سے مگر اُٹھی نہیں کربلا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

قوتِ بازوئے سرورؑ، نورِ عینِ مرتضےٰؑ
آسرا اہلِ حرم کا کون تھا تیرے سوا!

تو تھا سقائے سکینہؑ عاشقِ سرور تھا تو
تو تو ثانی تھا علیؑ کی ثانیِ جعفرؑ تھا تو

اے علیؑ کے شیر اے آرامِ جانِ مرتضیٰؑ
تجھ سے ظاہر تھی جہاں میں عزّ و شانِ مرتضیٰؑ

تو بنی ہاشمؑ کا مہرِ ضو فگن تھا لا کلام
تیری صورت کا اک ادنیٰ عکس تھا ماہِ تمام

ہے شفق زار دل میں تیرے خون کی عظمت عیاں
کس بلندی تک گیا تیری شہادت کا نشان

تو نے دنیا کو دیا ہے حق پرستی کا سبق
تیرے اس ایثار سے تھا خود دلِ باطل بھی شق

پیکرِ مہر و وفا اے مرتضےٰؑ کے جان و دل
تیرے مرنے سے ہوا تھا قلبِ زہراؑ مضمحل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

باپ کہلایا ترا گر فاتحِ بدر و حنین
تا قیامت نام ہے تیرا علمدارِ حسینؑ
کیجئے کلثوم کو بھی جلد مولا شاد کام
واسطہ پیاری سکینہؑ کا شہِ عالی مقامؑ

ششماہہ مجاہد

اے کہ تو دلبندِ بانوئےؑ عجم!
اے کہ فرزندِ حسینؑ ذی حشم!
مرحبا ای اصغرؑ عالی ہمم!
حالِ شہِ ابرارؑ سے پوچھے کوئی
بانوئے ناچارؑ سے پوچھے کوئی
عابدِ بیمارؑ سے پوچھے کوئی
زینبِؑ غمخوار سے پوچھے کوئی
آگیا تھا وقت جب اسلام پر جان تو نے دی خدا کے نام پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بچپنے میں جھیل کر رنج و الم
تو نے ثابت کر دیا صبر اَتم
مرحبا اے اصغرِ عالی ہمم!

باپ کے ہاتھوں پہ جانا یاد ہے
خشک لب سب کو دِکھانا یاد ہے
اپنی حالت پر رُلانا یاد ہے
تیر کھا کے مُسکرانا یاد ہے

آہ اے ننھے مجاہد شیر خوار ۔ تیری ہمّت کے فدا تجھ پر نثار
تیری گردن پر لگا تیرِ ستم
جُرأت آموزِ جہاں تیرے قدم
مرحبا ای اصغرِ عالی ہمم!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نوحہ

یہی کہتی تھی زہراؑ کرکے بُکا
مرا باغ عُدو نے اُجاڑ دِیا
ہُوئی مجھ پہ کیسی یہ ہائے جفا
مرا باغ عُدو نے اُجاڑ دیا

جِسے ناز و نعم سے پالا تھا
اُسی نورِ نظر کا واویلا!
گھوڑوں سے بدن پامال کیا
مرا باغ عُدو نے اُجاڑ دیا

اکبرؑ بھی سدھارے نو بن میں
عباسؑ گئے مارے رن میں
اصغرؑ کے گلے پہ تیر لگا
مرا باغ عُدو نے اُجاڑ دیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میرے بیٹے کے سینۂ زخمی پر
بیٹھا تھا وہ شمرِ بد اختر
کس ظلم سے کاٹا سوکھا گلا
مرا باغ عدو نے اُجاڑ دیا

میری پوتی کے دُر بھی اُتارے ہیں
اور اُس کو طمانچے مارے ہیں
ہوئی اُس پہ یہ کیسی ہائے جفا
مرا باغ عدو نے اُجاڑ دیا

قید آہ کیا ہے سارا گھر
درد اکہ پھرا یا ہے در بدر
میری بیٹی کی چھینی سر سے ردا
میرا باغ عدو نے اُجاڑ دیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نوحہ

مر جائے گی، مر جائے گی، مر جائیگی صغراؑ
گر قتلِ شہ دیںؑ کی خبر پائے گی صغراؑ

سر پیٹ کے ماتم میں بہت ہوگی پریشاں
بابا کو وطن میں جو نہیں پائے گی صغراؑ

روئے گی بہت ہجر میں فریاد کرے گی
اکبرؑ سے برادر کو نہ جب پائے گی صغراؑ

افسوس کہ عباسؑ بھی دریا پہ ہوئے قتل
اللہ کہاں ایسا چچا پائے گی صغراؑ

کون آئے گا صغراؑ کی پسِ مرگ لحد پر؟
جب خاک میں اس طرح سے مل جائیگی صغراؑ

یہ شان بھی کچھ اپنی کنیزوں کی دکھا کر
کلثوم شفاعت تری فرمائے گی صغراؑ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رمِ شبنم ہے تو

لب کشا ہو جا سرودِ بربطِ عالم ہے تو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

محبّت

پئے اہلِ دُنیا ہے ساری محبّت
ہماری محبّت تمہاری محبّت
نہ کچھ فرق جس سے رہا ہم میں تم میں
یہی ہے وہ دُنیا میں پیاری محبّت
اسی کی ہر اک جا پہ گل کاریاں ہیں
گلِ خلق کی ہے یہ کیاری محبّت
کبھی ہم نے دشمن کو دشمن نہ جانا
خدا پر ہے روشن ہماری محبّت
اسی دن سے ادبار آیا وطن میں
کہ جس روز یہاں سے سدھاری محبّت
لگاؤ ذرا بھی ہو اگر اس میں
تو پھر جامِ سَم ہے یہ پیاری محبّت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہیں اچھی واللہ ظاہر پرستی
کہیں مٹ نہ جائے یہ ساری محبّت
ملو جس کسی سے ملو صاف دل سے
وفا سے بھری ہو تمہاری محبّت
وُہی خون ہم میں وُہی خون تم میں
ہے جس کے سبب پیاری پیاری محبّت

سُلطانہ کے نام

کبھی جب رات کی تنہائی میں تم مضطرب ہو گی
کبھی جب فکر کی گہرائی میں تم مضطرب ہو گی
تمہیں اس وقت اک بھولا فسانہ یاد آئے گا
صدا کوئل کی آئے گی جو اک گام کانوں میں
پھرو گی تم جو تنہا دشت میں یا گلستانوں میں
تمہیں اس وقت اک بھولا فسانہ یاد آئے گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر تنہائی میں تم شعر کوئی گنگناؤ گی
اور اس میں تم کسی کی حسرتِ دیدار پاؤ گی
تمہیں اس وقت اک بھولا فسانہ یاد آئے گا

کرے گی گر کوئی منت سماجت عاجزی کے ساتھ
کبھی جو مسکرا کے تھام لوگی تم کسی کا ہاتھ
تمہیں اس وقت اک بھولا فسانہ یاد آئے گا

بہار آکر ستائے گی خزاں تم کو رلائے گی
تصور میں تمہارے میری صورت گھوم جائے گی
تمہیں اس وقت اک بھولا فسانہ یاد آئے گا

احساسِ زوال

فلک نے ہم کو خاک میں ملا کے دیکھ لیا
بڑھا کے دیکھ لیا اور گھٹا کے دیکھ لیا
نہ اب وہ دولت و عظمت نہ عزت و حشمت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر اک شکل میں ہم کو مٹا کے دیکھ لیا
بجائے تختِ حکومت، بجائے مسندِ جاہ
صفِ نعال میں ہم کو بٹھا کے دیکھ لیا
جو آج تک کبھی باتیں سُنی نہ تھیں ہم نے
وہ باتیں بھی فلک تو نے سُنا کے دیکھ لیا
ہماری ذلّت و خواری دے کسی کا سماں
جو دیکھنا تھا وہ سب کو دکھا کے دیکھ لیا
مٹا کے سطوت و حشمت مٹا کے جاہ و جلال
غلام غیر کا ہم کو بنا کے دیکھ لیا
گرا کے رنج و مصائب کی بجلیاں ظالم
ہمارا خرمنِ عشرت جلا کے دیکھ لیا
ہماری چھین کے آزادیٔ عمل تو نے
شکنجِ دامِ بلا میں پھنسا کے دیکھ لیا
ہمارے صبر و سکون کا تھا امتحاں کلثوم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر ایک طرح سے اب آزما کے دیکھ لیا

اپنا ماضی و حال

چشمِ گریاں، سینہ بریاں، آہ بے تاثیر ہے
کیا کہوں، کس کو سناؤں، شرم دامن گیر ہے
کشمکش میں جان ہے جینا بڑی مشکل میں ہے
کیوں نہ کہہ دوں، صاف دل کی بات جو کچھ دل میں ہے
آہ اب تک بھی مجھے اپنی کہانی یاد ہے
جب خدا کی ہر طرح تھی مہربانی یاد ہے
آہ جے پور کی زمیں بھی شہرۂ آفاق تھی
رونقِ نسرین و گل تھی زینتِ اوراق تھی
شادمانی، کامرانی، جاہ تھی اپنی غلام
دولتِ دنیا و دیں کرتی تھی جھک جھک کے سلام
علم میں بے مثل تھے فضل میں تھے بے نظیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیک سیرت، پاک باطن، صاف دل، روشن ضمیر
عیش و عشرت تھا فراواں، ہرگز نہ غم کھاتے تھے ہم

سیم و زر سے کھیلتے تھے، پر نہ اٹھلاتے تھے ہم
یاد آتا ہے کہ جب بستی گل و گلزار تھی

ہم وہاں جاتے تھے عزت آئینہ بردار تھی
اِس سرے سے اُس سرے تک تھی مکانوں کی قطار

اللہ اللہ وہ مکیں تھے جن کے چہرے نور بار
بادۂ عیش و مسرت کے نشے میں چور تھے

یاس سے، غم سے، الم سے، کاہشوں سے دور تھے
الغرض دنیا ہماری تھی زمانہ کارساز

ناز تھا ہم کو وطن پر اور وطن کو ہم پہ ناز
وہ خوشا عہدِ مسرت، وہ خوشا دورِ حیات

دن ہمارے عید تھے، راتیں ہماری شب برات
ہائے وہ دن جب کہ ہم تھے، گلستاں آباد تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بلبلوں کا جمگھٹا تھا، آشیاں آباد تھا
رنگ میں، بو میں، گلوں میں تھی فضا آئی ہوئی
نازگی کلیوں نے، غنچوں نے ہنسی پائی ہوئی
گوشہ گوشہ غیرتِ صد خطۂ کشمیر تھا
ہم کو تو بس پوری جنّت کی اک تصویر تھا
وائے قسمت کائناتِ دل ہماری لٹ گئی
عیش کی دنیا ہماری آہ ہم سے چھٹ گئی
بادِ صرصر چل پڑی ایسا کہ ویراں کر دیا
دشت کا تو ذکر کیا، گھر کو بیاباں کر دیا
اب نہ کوئی کوٹھی ہے، نہ بنگلہ، نہ پائیں باغ ہے
دامنِ گلشن پہ مرجھایا ہوا گل داغ ہے
جل کر خاکستر ہوئی کھیتیاں کرداں کی
خرمنِ ہستی پہ بجلی گر پڑی ادبار کی
پھنس گئی کشتی بھنور میں ناؤ کی اقبال کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گردشِ قسمت نے مٹی خوار کی، پامال کی
تنگ ہم پر یہ زمیں ہے آسماں ہے تاک میں
ہوگیا جینا اجیرن، آگیا دم ناک میں

درد میں، غم میں، مصیبت میں سدا دلگیر ہیں
ہم سراپا درد ہیں اور درد کی تصویر ہیں
اُڑ گئی چہرے سے رونق، ہوگیا پژمردہ دل

ہاتھ میں قوت نہ دل میں جوش، طاقت مضمحل
تنگ دستی، فاقہ مستی نے ہمیں گھیرا ہے آج
اب نہ دُنیا ہے نہ عقبیٰ سب نے منہ پھیرا ہے آج

دلِ فگاری، آہ وزاری، اشک باری کام ہے
ہم سے اسلاف و وطن کا نام بھی بدنام ہے
ہوگیا ایسا تغیر، آگئی اک بارگی
تیرگی، افسردگی، پژمردگی، آوارگی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حال ابتر، قال ابتر، جیب و داماں تار تار

آہ قسمت بن گئی ہے، باعثِ صد انتشار

بن کے صیدِ دامِ حرص و آز رُسوا ہو گئے

جو تماشہ دیکھتے تھے خود تماشا ہو گئے

لُٹ گئی اسلاف کی دولت اگر تو کیا ہوا

پھر بھی ہم میں جوش باقی ہے ابھی اسلاف کا

غیر ممکن ہے کہ مٹ جائے شرافت کا اثر

ہے دبا خاکسترِ افلاس میں اب بھی شرر

مِل سکے کوئی سہارا تو چمک اٹھے یہ شرر

خندہ زن ہو جو شعاعِ مہرِ عالمتاب پر

صدائے دل

خدایا دُور کر اربابِ ملّت کی پریشانی

الٰہی کارِ مشکل میں دکھا دے شکلِ آسانی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہی ہم ہیں کہ جن کی کوششوں نے فرشِ عالم کو
ضیائے علم و فن سے کر دیا تھا عرشِ نورانی
وہی ہم ہیں کہ دولت حاشیہ بردار و درباں تھی
وہی اب ہیں کہ درِ اغیار کی کرتے ہیں دربانی
وہی ہم ہیں کہ غیروں کے لئے کی تھی مسیحائی
وہی اب ہیں کہ مُردہ دل بنے ہیں شائے نادانی !
نہ وہ جاہ و حشم باقی، نہ اب وہ شانِ خودداری
کہاں اب حوصلہ دل میں کہاں اب جوشِ ایمانی
نفاقِ باہمی نے یوں گھٹایا اپنی طاقت کو
کہ اعضاء ہو گئے ڈھیلے گھٹا جب زورِ جسمانی
غرض سب ہو گئے رخصت نہ ہمّت ہے نہ جُرأت ہے
نہ سطوت ہے نہ صولت ہے نہ ہے اب گنج پنہانی
ہوئے جاتے ہیں غائب رفتہ رفتہ مُلک و ملّت سے
خلوص و جوش و وجدانِ دین اور احساسِ روحانی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ اب صنعت پہ قدرت ہے نہ ہاتھوں میں تجارت ہے
اسی پر ہے فخر غیروں کی کرتے ہیں جو دربانی
وجود بے وجودی پر ہیں ناداں کس قدر توبہ!
تہی دستی میں یہ نخوت، تمرّد وائے نادانی!
کون ایسا ہے بنا دمونس و غمخوار ملّت میں
صدائے العطش سن کر پلادے بوند بھر پانی
اٹھو اے سونے والو! آنکھیں کھولو خواب غفلت سے
کرو تم آپ اپنی اس زمانہ میں نگہبانی
تمہیں کرنا ہے جو کچھ ختم کر لو، یہ کون جانے ہے
رہے کلثوم قائم کل تک، یہ عالمِ فانی

بردرانِ وطن سے

ملک کی حالت پہ سینوں سے دھواں اٹھتا نہیں
سازِ دل خاموش ہیں، شورِ فغاں اٹھتا نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کس لیئے آنکھوں سے طوفانِ نہاں اٹھتا نہیں؟
پھول روندے جا رہے ہیں باغباں اٹھتا نہیں!
بے حسی کی انتہا ہے ہوش میں آتے نہیں
ذلتوں پر ذلتیں ہوتی ہیں شرماتے نہیں
شعلۂ احساس بجھتا ہے ہوا دے دو اسے
غرق کشتی ہو رہی ہے آسرا دے دو اسے
قومیت دم توڑتی ہے کچھ دوا دے دو اسے
ملک مٹنے کو ہے پیغامِ بقا دے دو اسے
مطمئن بیٹھے ہو دل سینے میں گھبراتا نہیں
قوم کے دم توڑنے پر بھی ترس آتا نہیں
سانس لے کر اس فضا میں روح گھبراتی نہیں
جوہرِ احساسِ خودداری کو شرم آتی نہیں
تم کو ناداری وطن کی خاک تڑپاتی نہیں
یہ غلامی کی بلا جیرت ہے کھا جاتی نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زندگی کو دعوتِ صد مرگ دینا چاہیئے
موت کی آغوش میں آرام لینا چاہیئے

چھوڑ دو ناکامئ قسمت کے شکوے چھوڑ دو
کچھ بھی ہمّت ہے تو یہ طوق و سلاسل توڑ دو

اوج کی جانب نگاہِ شر مگیں کو موڑ دو
رفعتِ ماضی سے پھر تقدیرِ فردا جوڑ دو

سچ تو یہ ہے قوم کے بس تم علم بردار ہو
تا کہ یہ خوابِ غفلت سو چکے بیدار ہو

خونِ مسلم

جہاں میں کس قدر اب خونِ مسلم کی ہے ارزانی
نظر آتا ہے دنیا میں مسلماں کا لہو پانی

مسلماں دشمنوں سے مل کے دشمن ہے مسلماں کا
مسلماں کا لہو مسلم کے ہاتھوں وائے نادانی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زہے سرِ تیغِ ما اسلامیاں یک شور می خیزد

زہر ذرّہ نوائے اقتلوا المسلم برانگیزد

عُدو ہے حربۂ آتش لئے پر اس کو ڈر تو ہے

دلِ مُسلم میں پیدا کچھ برا ہی سہی اثر تو ہے

نہیں ہے شانِ دہلی، فرِّ غزنی شوکتِ صفوی

کفالت کے لئے توحید کا تاباں گہر تو ہے

کہاں ہے مصر اور بغداد کی وہ قہرماں طاقت

ائمہ کا سبق اب تک مگر پیشِ نظر تو ہے

مسلماں کے لئے تو نام ہے اللہ کا کافی

حیاتِ مذہبی کو ہے حدیثِ کربلا کافی

نبیؐ کا نام لیوا ہے تو اے مسلم نہ غفلت کر

حسینیؑ بن کے تیاری ذرا بہرِ شہادت کر

تو مومن ہے کبھی جور و ستم سے دب نہیں سکتا

دکھا دے شانِ ایماں، ظلم کو دُنیا سے غارت کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عمل پیہم، خدا کا نام دل میں اور لب پہ ہو
مٹا دے نامِ باطل اور بپا حق کی حکومت کر
شہادت سے تری ہو جائے گا نام وفا روشن
مثالِ حضرتِ شبیر اظہارِ حقیقت کر
کیا ہے کام کیا شبیر نے اپنی شہادت سے
یہ [illegible] کی
کرے گی گرم ہنگامہ پھر حرارت خونِ مسلم کی
جو ٹھنڈی ہو گئی ہے پھر دکھائیں گی طاقت خونِ مسلم کی
بہا ہے خونِ ناحق گو بہا ہے ہر طرف ناحق کی
بہانے سے بڑھا کرتی ہے قیمت خونِ مسلم کی
عرب میں یا ہند میں یا شہر افغانستان میں
نہیں یہ بات کبھی کم ہوتی ہے عزت خونِ مسلم کی
بہا ہے مظلوم کا خوں کلمہ گو کا اے ظالم!
کھلی تجھ پر نہیں اب تک حقیقت خونِ مسلم کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پڑھیں گے ایک دن دنیا میں سب کلمہ محمدؐ کا
نہ ہرگز رائیگاں جائے گی محنت خونِ مسلم کی
جلادیں گے یہی فطرت نما، باطل کی ہستی کو
کسی دن پھونک دیں گے کفر کی منحوس بستی کو

انقلابِ فلسطین

دیکھتا ہے کون صحرا کے بگولوں کی طرف
جو نظر اٹھتی ہے بس جاتی ہے پھولوں کی طرف
عیش میں یاں رہ کر ہمیں کچھ بھی خیالِ غم نہیں
مسکراہٹ لب پہ ہے آنکھیں مگر پُر نم نہیں
دیکھتا اس کے کرشمے کس کو اتنا ہوش تھا
پتی پتی دم بخود تھی گل چمن خاموش تھا
محو نظارہ تھیں آنکھیں دل میں تھا کیا بے خودی
مجھ کو دیوانہ کئے دیتی تھی پھولوں کی ہنسی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھتی تھی میں ابھی حسنِ چمن، رنگِ بہار
ناگہاں آئی صدائے دل کہ غافل ہوشیار
کھول آنکھیں دیکھ اپنے مسلموں کا حالِ زار
اُن کو تو ان کافر ہندوؤں نے بنایا ہے شکار

ان مظالم پر بھی تو سرشار ہے بےہوش ہے
مسجدوں میں جانور بندھتے ہیں تو خاموش ہے
نام کو باقی نہیں اسلام کا عزّ و وقار
تیری آنکھوں سے مگر جاتا نہیں اب تک خمار

ہم ہیں حالانکہ بہت ہو چکا ہے انقلاب
سُن رہے ہیں داستانِ غم مگر کیا دیں جواب
ہو کے پابندِ حکومت کس قدر مجبور ہیں
یعنی کوسوں ہم عرب کی منزلوں سے دُور ہیں

ہوک اُٹھتی ہے یہ سُن کر مرے دلِ ناکام میں
پلٹنیں کفّار کی ہوں خانۂ اسلام میں

ختم شد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نقد و نظر

(خطیبۂ ہند، زہرۂ سخن، مجاہدۂ وطن، سیدہ اختر)

مرحومہ شاہزادی کلثوم کو میں نے پہلے پہل اُس وقت دیکھا تھا جب میں ۱۹۳۸ء میں سالارِ تبلیغ کُل ہند کی حیثیت سے خاکساروں کے عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرنے جے پور گئی تھی۔

یہ ہونہار اور باشعور لڑکی تحریک خاکسار کی سادگی و پُرکاری سے بہت متأثر ہوئی۔ اور پھر وہ ایک فوجی لباس میں بیلچہ لے کر میرے سامنے آگئی۔ عزم وایثار کا ایک چھوٹا سا مجسمہ، جمیل، جوش وجذبات کا ننھا سا پیکر، حسین گلشن کشمیر کی ایک معصوم سی کلی، جس پر شبنم کی طرح ڈھلکتے آنسو سینے میں چھپے ہوئے تلاطم کی کہانی سُنا رہے تھے۔ اُس کا بے پناہ ذوق و شوق اور اس کے بے پایاں جذبات ملی اور اُس کی امنگوں کو دیکھ کر میں نے بہ محبت اُس کو ..... ننھی مجاہدہ ..... کا خطاب دے دیا۔

ہاں تو یہ ننھی مجاہدہ ۱۹۳۸ء کے بعد سے پھولتی، پھلتی رہی اور عمر کے ساتھ ساتھ اس کے رجحانات ملی بھی ترقی کرتے رہے چند ہی سال بعد گردشِ افلاک نے اس "حورِ ارضی" کو اپنے آبائی وطن جنت کشمیر میں منتقل ہونے پر مجبور کیا۔ اور ہمالہ کے دامن سے "احساس زوال"، "انقلاب فلسطین"، "صدائے دل" اور "برادرانِ وطن سے خطاب" کی دردو اثر میں ڈوبی ہوئی صدائیں ابھریں اور نسوانی رسائل پر چھا گئیں کبھی بکھری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوئی سہیلی سلطانہ کو بھولے فسانے یاد دلاتی رہی کبھی ماضی وحال،
کے خاکوں میں خونِ جگر سے رنگ بھرتی رہی۔ یہاں تک عرب وغرب میں
مسلمانوں کی بیدریغ خوں ریزیوں پر نوحہ خواں ہوئی۔ حبّہ خاتون اور
مہجور کی جنم بھومی سے سوز وگداز میں بھرے ہوئے نغمے اُبھرنے لگے ——
اور پھر یہ "ننھی مجاہدہ" بہت جلد ملک کی ایک گمنام مگر مقبول شاعرہ بن
گئی —— اور پھر اس کے بعد..... ع

جمالِ ہم نشین در من اثر کرد،

کے مصداق کلثوم میری جانب چل پڑی۔ لیکن میں.... کہاں؟..... اور
کلثوم جیسی مجبور لڑکی کہاں.....؟

ع ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا ؟

کلثوم مجھے پائے تو کہاں پائے؟ ۔ مجھے تلاش کرے تو کہاں کرے؟
میں خدمت ملک وقوم کے سلسلے میں آج یہاں تو کل وہاں۔ آج شمالی ہند
میں کسی مذہبی اجتماع کو مخاطب کر رہی ہوں تو کل جنوبی ہند کے کسی
عظیم الشان سماجی جلسے میں تقریر کر رہی ہوں۔ کبھی مشرقی ہند میں میری
آواز بلند ہو رہی ہے تو کبھی مغربی ہند یا کل ہند مشاعرے کا فرضِ صدارت
ادا کر رہی ہوں۔

مختصر یہ کہ ۱۹۳۸ء کے بعد میں پھر کلثوم کو نہ دیکھ سکی —— آہ ——
کہ تقریباً دس بارہ سال بعد اچانک مجھے کلثوم کے برادرِ گرامی اکبر جے پوری
کے مکتوب سے یہ علم ہوا کہ کلثوم نے اپنی بھرپور جوانی میں داعیٔ اجل کو لبیک
کہا۔ اس روح فرسا سانحہ کی خبر سے کچھ دیر کے لئے ماضی کے نقش ونگار
میری آنکھوں کے سامنے آگئے اور بے ساختہ میری زبان پر یہ شعر آگیا ہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جلوۂ ماضی نظر آتے ہیں مجھ کو چار سو!
"دوڑ پیچھے کی طرف ای گردشِ ایّام تو!"

شاہزادی کلثوم کی معصوم تصویر میرے سامنے آگئی اور میں اس معصوم کو یاد کرکے آبدیدہ ہوگئی اور فی البدیہہ مرحومہ کی رحلتِ ناگہاں پر اپنے تاثرات بصورتِ نظم لکھ کر بھجوائے ـــ دل میں ایک ہوک سی اٹھی اور رہ رہ کر "ننھی مجاہدہ" کی یاد دل کو تڑپاتی رہی۔ موت یوں تو سب کو آتی ہے لیکن مرگِ جواں، ناقابلِ فراموش ہوتی ہے ؎

زندگی کے بھیس میں خود موت گویا آگئی!
اِک کلی کھلنے نہ پائی تھی کہ بس مُرجھا گئی!

(سیدہ اختر)

ہر چند کہ شاہزادی کلثوم آج زندہ نہیں مگر اُس کے علمی و ادبی کارنامے زندۂ جاوید ہیں۔ موت نے ہر چند کلثوم کو مجھ سے چھین لیا ہے لیکن روحِ کلثوم مجھ سے چھینی نہ جا سکی۔ کلثوم آج بھی میرے ذہن اور حافظے میں، نیز میرے شام و سحر میں مُسکرا رہی ہے اور جیسے مجھ سے یہ کہہ رہی ہے کہ:-

"اے مجاہدۂ وطن! اے خطیبۂ ہند! اے زہرۂ سخن! موت بھی مجھکو آپ سے نہ چھین سکی۔ کیوں کہ میں نے عقیدت و اتباع میں شمعِ حرم روشن کی ہے۔ "معرکۂ کربلا" کو تازہ کیا ہے اور "شاعرات اور اقبال" جیسا نقشِ جمیل دنیائے نسائیت کو درخشاں بنانے کے لئے چھوڑا ہے۔ میری زندگی کی ضامن میری مرتب کردہ یہی مطبوعہ کتابیں ہیں (جن کا ذکر باندازِ شاعرانہ اوپر آچکا ہے) اگر میں زندہ رہتی تو یقیناً آپ کے چشمۂ فیض

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور آپ جیتے تو حیات سے ملک و قوم کی عموماً اور اپنی صنف کی خصوصاً کچھ اور خدمت کرتی۔ مگر

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

اہلِ نظر و صاحبانِ دل فیصلہ کریں کہ جب سیدہ اختر کے تصورات و جذبات کی یہ عالم ہو تو پھر وہ کلثوم کی مطبوعہ مرتب کردہ کتابوں پر کیا تنقیدی نظر کر سکتی ہے؟ البتہ کلثوم کی محبت کا اقتضاء کچھ سطور لکھوا دے لکھوا دے۔

میں نے جہاں تک ۱۹۳۸ء میں کلثوم کو محسوس کیا وہاں تک مجھے کلثوم شمعِ ملک و ملت کا پروانہ نظر آئی۔ اس کی جبین صاف و سادہ میں آفتاب سعادت و اقبال چمکدار رہا تھا۔ اس کی شوخ مگر معصوم آنکھوں سے قوم کا مستقبل درخشاں جھانک رہا تھا۔ اس کی رفتار و گفتار میں کڑکتی ہوئی بجلیاں، بجتے ہوئے نقارے، مسکراتے ہوئے انگارے، انقلاب آفریں نعرے، اخلاق و رواداری کے دھارے اور جرات و صداقت کے ماہ پارے انگڑائیاں لے رہے تھے۔

واحسرتا! کہ یہ بے استاد کی شاعرہ۔ بے شمشیر مجاہدہ۔ ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئی اور بس

اب کہاں کلثوم لطفِ زندگانی کے مزے!

لے رہی ہوں تیری مرگِ ناگہانی کے مزے!! (سیدہ اختر)

میرے پیش نظر کلثوم کی مطبوعہ و مرتب کردہ تین کتابیں میری میز پر بکھری ہوئی ہیں:۔ ا۔ شمع حرم (۲) شاعرات اور اقبال (۳) معرکۂ کربلا

شمع حرم۔ اردو شاعرات کے رنگا رنگ کلام کا مجموعہ ہے۔ شاعرات

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

Academy Of Art Cul...
Acc No 8769
Class No
Book No
Price
LIBRARY

اور اقبال" میں علامہ اقبال کے کم وبیش وہ تمام اشعار ہیں جو انہوں نے عورت کی عظمت و بزرگی، نسوانی بے راہ روی، مغربی تہذیب و تعلیم کے نقائص پہ کہے ہیں۔ "معرکۂ کربلا" میں خواتینِ خاندانِ اہلبیتؑ کی جرأت و ہمت اور صداقت و حریت کا بصیرت افروز درس ہے۔

ہر سہ کتب میں نسوانی دنیا کے لئے درسِ بصیرت موجود ہے اور ان کتابوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرحومہ کلثوم کو اوصف حُبّ ملی، اپنی صنف کی فلاح و بہبودی سے ایک خاص لگاؤ تھا، وہ چاہتی تھی کہ اس کی صنف بیدار ہو۔ علم و فضل کی دولت سے مالا مال ہو اور ہر معرکۂ زندگی میں صداقت و حریت کا آوازہ بلند کرے۔ یہ تھا کلثوم کا نصب العینِ حیات اور یہ تھا کلثوم کے دل کا شیرازہ اور یہ تھی کلثوم کی آرزو ـــــ آہ ـــ

نہاں ہے خونِ دل اُس کا چمن کی ڈالی ڈالی میں!
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والی میں!

(سیدہ اختر)

اگر آج یہ ننھی مجاہدہ زندہ ہوتی یقیناً آج کی دنیا اسے ایک عظیم المرتبت مجاہدہ کے نام سے بصد احترام پکارتی ـــــ آہ ـــ

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بیگم محل بنگلور ۸
۱۳ر جون ۱۹۶۲ء

خادمہ ملک و ملت
سیدہ اختر

(مطبوعہ خاتونِ مشرق دہلی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خطیبہ ہند سیدہ اختر کی را

میں نے جہاں تک ۱۹۳۰ء میں کلثوم کو محسوس کیا وہاں
شمع حکومت کا پروانہ نظر آئی اس کی جبینِ صاف و سادہ
عظمت واقبال جگمگا رہا تھا۔ اس کی شوخ مگر معصوم آنکھو
جھانک رہا تھا۔ اس کی رفتار و گفتار میں کڑکتی
ہوئے نقارے مسکراتے ہوئے انگارے۔ انقلاب آ
اخلاص و رواداری کے دھارے اور جرأت و صداقت
انگڑائیاں لے رہے تھے ......

کلثوم فطرتاً شاعرہ پیدا ہوئی۔ خوش گو اور خوش
...... مجھے مسرت ہے کہ عزیزہ کلثوم کے کلام میں "حال"
ہے اور "قال" بہت کم۔

(خاتون مشرق دہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

[illegible] احسن رضا کی رائے

[illegible] چند ... کی طرف اشارے کرتی ہیں..... مجھے یہ اشاعت پسند آئی اور یہ بھی
[illegible] شہزادی کلثوم شاعری کے [illegible] ہوئے لمحات سے دور چلی گئیں، لیکن ان کے کلام میں ان کا سایہ [illegible]
[illegible] شعری کی شریعت کے آداب سے واقف ہیں.... غالب اور اقبال کی فکر اور [illegible] نے انھیں [illegible]
[illegible] ہے..... یہ ضرور دیکھئے کہ اس کم سن اور معصوم نظر کو جو بصیرت ملی ہے، اس سے کتنے نازک، اچھے اور گہرے [illegible]
پیدا ہوئے ہیں اور رومانی رجحان کس طرح اُبھرا ہے..... اس رجحان میں ایک روح مضطرب اور بے چین نظر [illegible]
[illegible] خلش و تپش، شوق و آرزو، تلاش و جستجو، حیرت اور بے خودی، اُمید اور اعتماد، حوصلہ اور ضبط [illegible]
دائرے میں اُن کے چھوٹے چھوٹے کئی دائرے ملتے ہیں..... کلثوم ریاست جموں و کشمیر کی پہلی اُردو شاعرہ ہیں [illegible]
اس وقت تک آخری بھی.... کشمیر کی ایک پردہ نشین عورت نے شاعری اور نثر نگاری کو المیات سے گریز کا ایک ذریعہ بنایا ہے
یہ گریز خود ایک مکمل اشارہ ہے.... کلثوم کی شاعری میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جہاں تصادم، عمل پیہم اور
اعتماد اور حوصلے سے دلچسپی لیتے ہوئے شاعرہ المیات کے خوف سے بے خبر ہو گئی ہے..... مذہب سے گہری
رومانیت بھی شہزادی کلثوم کے المیہ کا نفسیاتی سہارا ہے.... غزلیات کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک صاف،
پاکیزہ، سنجیدہ، پُرخلوص اور شریف کردار کی مسی کیفیات کا علم ہوتا ہے.... لب و لہجہ کتنا صاف اور شگفتہ ہے
الفاظ کا آہنگ اور صوتی پیکر بھی کلاسیکی مزاج لئے ہوئے ہے. تجربوں کا اظہار بڑی بے باکی سے ہوا ہے.
..... وادیٔ کشمیر کی پہلی شاعرہ کا اس طرح "استقبال" کرتے ہوئے مجھے مسرت بھی ہے اور میری نگاہیں پُرنم بھی ہیں

(ہماری زبان علی گڑھ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri